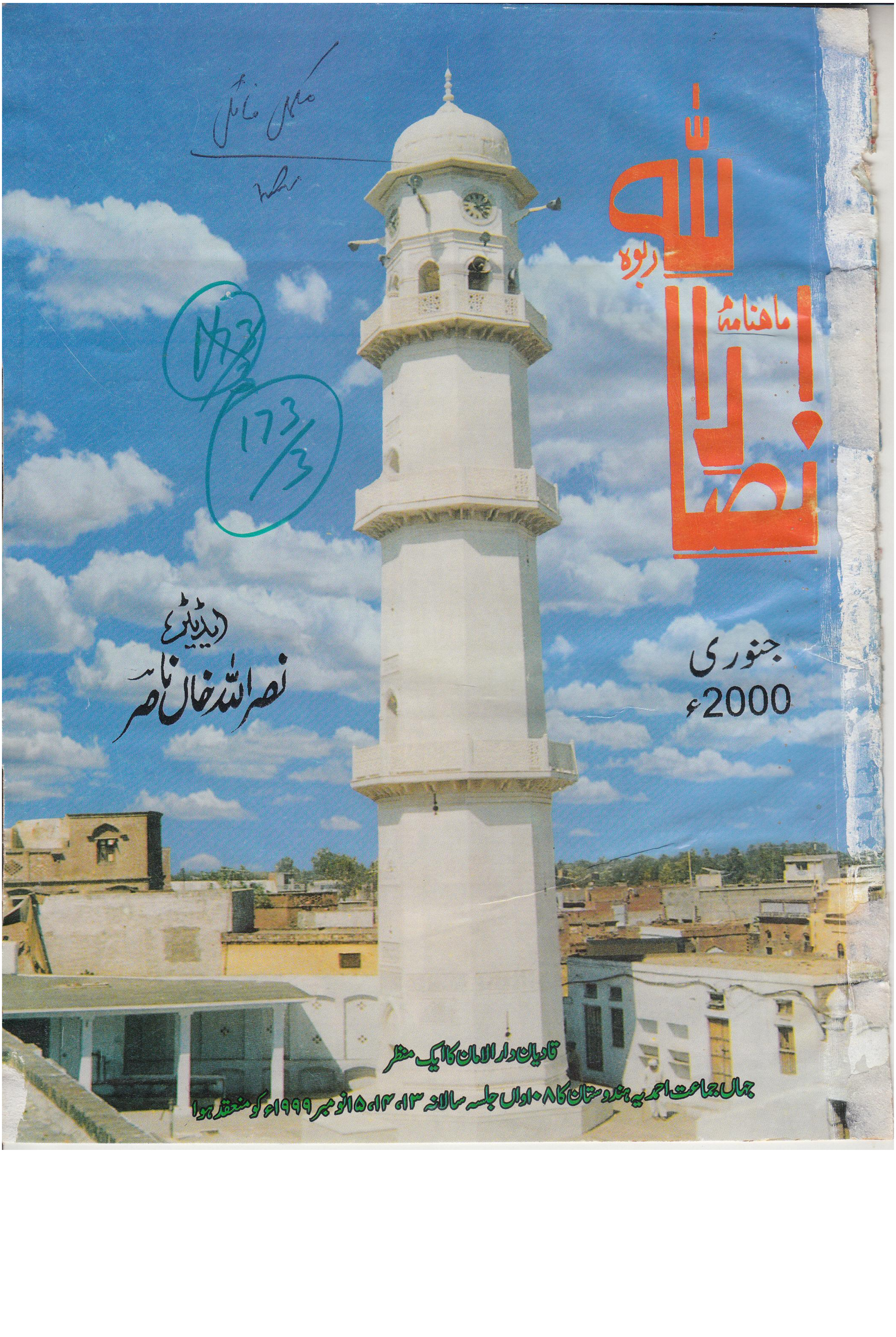

ماہنامہ
انصار اللہ
ربوہ
جنوری
2000ء
ایڈیٹر
نصر اللہ خان ناصر
قادیان دارالامان کا ایک منظر
جہاں جماعت احمدیہ ہندوستان کا ۱۰۸واں جلسہ سالانہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ نومبر ۱۹۹۹ء کو منعقد ہوا


مجلس عاملہ انصار اللہ پاکستان

احمدی انصار کی تربیت کے لئے

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

صلح ۱۳۷۹ ہش

جنوری ۲۰۰۰ء

ایڈیٹر

نصر اللہ خان ناصر

پبلشر:۔ چوہدری محمد ابراہیم

پرنٹر:۔ قاضی منیر احمد

مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت:۔ دفتر ماہنامہ انصار اللہ

دار الصدر جنوبی۔ ربوہ

اس شمارہ میں

جلد نمبر ——— ۴۱

شمارہ نمبر ——— ۱

شرح چندہ

پاکستان --- چندہ سالانہ ستر روپے

قیمت فی پرچہ ...



اداریہ

نیا سال اور اس کے تقاضے

سن ۲۰۰۰ء کے آغاز کے ساتھ نیا سال شروع ہو چکا ہے ادارہ اپنے امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، دنیا بھر کے تمام احمدیوں اور تمام عالم انسانیت کو اس نئے سال کی مبارک باد کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ نیا سال ہمارے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔ ہر شخص نئے سال کی مبارک باد دیتا ہے اور ہر قوم اپنے اپنے رنگ میں نئے سال کا استقبال کرتی ہے مگر ایک صالح فکر رکھنے والا انسان ایک گہری سوچ میں ڈوب جاتا ہے۔ کہیں کوئی ماضی کے بیتے ہوئے لمحات کا جائزہ لیتا ہے اور اپنی گذشتہ کوتاہیوں پر ندامت کے آنسو بہاتا ہے اور پھر آئندہ کے لئے نئے عزم وارادے باندھتا ہے۔ اپنے لئے اپنے ماحول اور معاشرہ کے لئے نیک خواہشات لے کر اٹھتا ہے۔ یقیناً ایسا انسان اپنی قوتوں میں تحریک پیدا کرتے ہوئے ایک بامقصد زندگی کے لئے جدوجہد کرتا ہے نتیجتاً وہ متوقع نتائج بھی حاصل کر لیتا ہے۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ اپنا محاسبہ نفس کرنے والے افراد اور قومیں روشنی کا سفر کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مورد بنتے ہوئے ترقیات کی وارث ٹھہرتی ہیں۔

قرآن کریم نے ایسے ہی محاسبہ اور اعمال صالحہ بجالانے کا سبق دیا ہے۔ کیا معلوم آئندہ نئے سال کا سورج طلوع ہوتے کون دیکھے اور نامعلوم کس کا آفتاب زندگی اس سے پہلے ہی غروب ہو جائے اس لئے جو وقت بھی میسر آئے اسے کماحقہ بروئے کار لانا ضروری ہے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یہی نصیحت فرمائی ہے۔ فرمایا

"چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔" (کشتی نوح)

محاسبہ نفس کا یہ بہترین اور زریں لائحہ عمل ہے جس پر چل کر ایک انسان نیا انسان بنتا ہے۔ تقویٰ کیا ہے۔ اس کے کیا لوازمات ہیں یہ ایک وسیع مضمون ہے۔ مختصراً ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر کرنا جس سے اس کا خالق و مالک خوش ہو اور نفسانیت کو ترک کرنا ہی تقویٰ ہے۔ اور یہی تمام تر نیک اعمال کی جڑ ہے۔ اسی سے اعمال صالحہ کا درخت نشوونما پاتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقی تقویٰ کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

"اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفس کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا

کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ .... خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے........ خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔"

(رسالہ الوصیت)

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے اس ارشاد کی روشنی میں آنے والے دن امن و سلامتی اور محبت و اخوت کے آئینہ دار بن سکتے ہیں اور تقویٰ جیسا زاد راہ ہاتھ آتا ہے جو سفر آخرت کے لئے مفید ثابت ہو گا۔

نئے سال کا آغاز اور رمضان المبارک کا اختتام ایک خوشکن ملاپ ہے اور یہ ہمیں توجہ دلاتا ہے کہ رمضان المبارک سے ہم نے جو کچھ پایا جن اعمال صالحہ کی توفیق پائی۔ اب سال بھر اس پر دوام رہے یہی خیر العمل ہے۔ اور یہی رمضان المبارک کے بعد اور سال نو کے استقبال کے تقاضے ہیں۔

ماہنامہ انصار اللہ کی شرح چندہ میں اضافہ

تمام انصار احباب عہدیداران انصار اللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کاغذ و دیگر اخراجات میں زیادتی کی وجہ سے ماہنامہ انصار اللہ کی شرح چندہ میں ماہ جنوری ۲۰۰۰ء سے مجبوراً اضافہ کیا گیا ہے۔

پاکستان	= ۷۰ روپے سالانہ	فی پرچہ ۷ روپے
امریکہ آسٹریلیا فیجی	(BY AIR) ۲۰ ڈالر	(BY SEA) ۱۰ ڈالر
کنیڈا	" " ۲۵ ڈالر	" " "
یورپ افریقہ و دیگر	" " ۱۲ پونڈ	" " ۶ پونڈ
جرمنی	" " ۲۵ مارک	

(قائد اشاعت انصار اللہ پاکستان)

اراکین خصوصی و اراکین مجلس عاملہ انصار اللہ پاکستان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے برائے سال 2000ء - ۱۳۷۹ہش کے لئے مندرجہ ذیل مجلس عاملہ انصار اللہ پاکستان کی منظوری عطاء فرمائی ہے - اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں خدمت دین اور سلسلہ کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے - آمین

اراکین خصوصی

۱- مکرم مرزا عبدالحق صاحب

۲- مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب

۳- مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب

۴- مکرم شیخ محبوب عالم خالد صاحب

اراکین مجلس عاملہ

۱- مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب	نائب صدر اول
۲- مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب	نائب صدر
۳- مکرم حافظ مظفر احمد صاحب	نائب صدر صف دوم
۴- مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب	قائد عمومی
۵- مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب	قائد تعلیم
۶- مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب	قائد اصلاح وارشاد
۷- مکرم مبارک احمد طاہر صاحب	قائد تربیت
۸- مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب	ایڈیشنل قائد تربیت (نومبائعین)
۹- مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب	قائد تعلیم القرآن
۱۰- مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب	قائد اشاعت
۱۱- مکرم عبدالجلیل صادق صاحب	قائد ذہانت وصحت جسمانی
۱۲- مکرم سید قاسم احمد صاحب	قائد ایثار
۱۳- مکرم حبیب الرحمٰن صاحب زیروی	قائد تجنید
۱۴- مکرم منور شمیم خالد صاحب	قائد وقف جدید
۱۵- مکرم خالد محمود الحسن صاحب بھٹی	قائد تحریک جدید
۱۶- مکرم عبدالرشید غنی صاحب	قائد مال
۱۷- مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب	آڈیٹر
۱۸- مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری	زعیم اعلیٰ ربوہ

والسلام

خاکسار مرزا خورشید احمد

صدر مجلس انصار اللہ پاکستان

امام الکلام

اصل سرچشمہ نجات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اصل حقیقت اور اصل سرچشمہ نجات کا محبت ذاتی ہے جو وصال الٰہی تک پہنچاتی ہے۔ وجہ یہ کہ کوئی محب اپنے محبوب سے جدا نہیں رہ سکتا۔ اور چونکہ خدا خود نور ہے اس لئے اس کی محبت سے نور نجات پیدا ہو جاتا ہے اور وہ محبت جو انسان کی فطرت میں ہے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی محبت ذاتی انسان کی محبت ذاتی میں ایک خارق عادت جوش بخشتی ہے۔ اور ان دونوں محبتوں کے ملنے سے ایک فنا کی صورت پیدا ہو کر بقا باللہ کا نور پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہ بات کہ دونوں محبتوں کا باہم ملنا ضروری طور پر اس نتیجہ کو پیدا کرتا ہے کہ ایسے انسان کا انجام فنافی اللہ ہو اور خاکستر کی طرح بے وجود ہو کر (جو حجاب ہے) سراسر عشق الٰہی میں روح غرق ہو جائے اس کی مثال وہ حالت ہے کہ جب انسان پر آسمان سے صاعقہ پڑتی ہے تو اس آگ کی کشش سے انسان کے بدن کی اندرونی آگ یک دفعہ باہر آ جاتی ہے تو اس کا نتیجہ جسمانی فنا ہوتا ہے پس دراصل یہ روحانی موت بھی اسی طرح دو قسم کی آگ کو چاہتی ہے۔ ایک آسمانی آگ اور ایک اندرونی آگ اور دونوں کے ملنے سے وہ فنا پیدا ہو جاتی ہے جس کے بغیر سلوک تمام نہیں ہو سکتا۔ یہی فنا وہ چیز ہے جس پر سالکوں کا سلوک ختم ہو جاتا ہے۔ اور جو انسانی مجاہدات کی آخری حد ہے۔ اسی فنا کے بعد فضل اور موہبت کے طور پر مرتبہ بقا کا انسان کو حاصل ہوتا ہے۔ اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو یہ مرتبہ ملا انعام کے طور پر ملا۔ یعنی محض فضل سے نہ کسی عمل کا اجر۔ اور یہ عشق الٰہی کا آخری نتیجہ ہے۔ جس سے ہمیشہ کی زندگی حاصل ہوتی ہے ...."

انسان چونکہ بوجہ اپنی بشریت کی کمزوری کے ایسے اعمال بجا نہیں لا سکتا جن سے بے انتہا اور غیر محدود نعمتوں کا حقدار ہو جائے۔ اور بغیر حصول ان نعمتوں کے سچی اور حقیقی نجات پا ہی نہیں سکتا اس لئے انسان جب اپنی قوت اور طاقت کی حد تک مجاہدہ اور جپ تپ کر لیتا ہے تب عنایت الٰہی اس کی کمزوری پر رحم کر کے محض فضل سے اس کی دستگیری کرتی ہے اور مفت کے طور پر وصال الٰہی کا وہ انعام اس کو دیتی ہے جو پہلے اس سے راستبازوں کو دیا گیا تھا۔

(چشمہ مسیحی روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۶۵)

کلام الامام

"توحید پر زور دیں"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ مورخہ ۲۹ اگست بمقام ننسپیٹ (ہالینڈ) دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:-

"...... آپ توحید پر زور دیں اور یہ زمانہ ہی توحید پر زور دینے کا ہے اور توحید الٰہی کو اپنے اخلاق میں جاری کریں تو پھر یہ کلام پر اثر ہو گا۔ اگر اخلاق میں توحید نہ ہو' اگر دل بٹے ہوئے ہوں جماعتوں کے' اگر ان کے قول اور فعل میں ایک توحید کا رنگ نہ جما ہوا ہو' جو کہیں وہی کرتے بھی ہوں' اگر ایسا نہ ہو تو پھر توحید کلام اور توحید کی دعوت دینا ایک قسم کا ایک بے کار مشغلہ ہو جائے گا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ سب لوگ میرے گذشتہ خطبات میں چونکہ ہمیشہ اسی پر زور رہا ہے اس مضمون کو تو یقیناً سمجھ چکے ہوں گے اور اب اس مضمون کو اپنی ذات میں جاری کرنے کا وقت ہے۔

اور اس پہلو سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کچھ ایسے ملفوظات یا تحریرات ہیں جن میں جماعت کو توبہ کی حقیقت اور خدائے واحد ویگانہ کی طرف لوٹنے کی حقیقت کا ایسے عارفانہ رنگ میں بیان ہے کہ انسان توحید کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے' خدا کے خوف کو سمجھنے کے لئے بیعت کے ذریعے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کے لئے مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ان کلمات کا محتاج ہے۔ ان کلمات کے بغیر جو ایک عارف باللہ کا کلام ہے حقیقت میں ان مضامین کو ہم گہرائی میں نہیں سمجھ سکتے۔ نام میں تو سمجھتے ہیں مگر اس نام کے پیچھے کیا چیزیں پوشیدہ ہیں' کیا حکمتیں ہیں' ان باتوں کو سمجھنا حضرت اقدس مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اب میں براہ راست حضرت اقدسؑ کا کلام آپ کے سامنے رکھتا ہوں ...... فرماتے ہیں: "دیکھو یاد رکھنے کا مقام ہے کہ بیعت کے چند الفاظ جو زبان سے کہتے ہو کہ میں گناہ سے پرہیز کروں گا یہی تمہارے لئے کافی نہیں ہیں اور نہ صرف ان کی تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے" آپ چاہتے ہوں گے' اکثر احمدی چاہتے ہیں کہ ہمیشہ بیعت میں شامل ہو جائیں یہ تکرار ہے۔ فرماتے ہیں "نہ صرف ان کی تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہو گی جب کہ دلوں میں تبدیلی اور خدا تعالیٰ کا خوف ہو۔ ورنہ ادھر بیعت کی اور جب گھر میں گئے تو وہی برے خیالات اور حالات رہے تو اس سے کیا فائدہ۔ یقیناً مان لو کہ تمام گناہوں سے بچنے کے لئے بڑا ذریعہ خوف الٰہی ہے۔......"

(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

عربی منظوم کلام

اَللّٰہُ مَقْصِدُ مُهْجَتِیْ وَ اُرِیْدُہٗ

اِنَّ الْمَحَبَّةَ خُمِّرَتْ فِیْ مُهْجَتِیْ
وَاَرَی الْوِدَادَ یَلُوْحُ فِیْ اَهْبَائِیْ

یقیناً محبت میری روح میں خمیر کر دی گئی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ محبت میرے تمام ذرات وجود میں چمک رہی ہے

اِنِّیْ شَرِبْتُ کُئُوْسَ مَوْتٍ لِّلْهُدٰی
فَوَجَدْتُ بَعْدَ الْمَوْتِ عَیْنَ بَقَاءِ

میں نے ہدایت کی خاطر موت کے پیالے پئے۔ پس موت کے بعد میں نے بقا کا چشمہ پا لیا

اِنِّیْ اُذِبْتُ مِنَ الْوِدَادِ وَ نَارِهٖ
فَاَرَی الْغُرُوْبَ تَسِیْلُ مِنْ اِهْرَائِیْ

میں محبت اور اس کی آگ سے پگھلایا گیا ہوں اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے آنسو گداز ہو جانے کی وجہ سے رواں ہیں

اَلدَّمْعُ یَجْرِیْ کَالسُّیُوْلِ صَبَابَةً
وَ الْقَلْبُ یُشْوٰی مِنْ خَیَالِ لِقَاءِ

عشق کی وجہ سے آنسو سیلابوں کی طرح رواں ہیں اور دل ملاقات کے خیال سے بریاں ہے

وَاَرَی الْوِدَادَ اَنَارَ بَاطِنَ بَاطِنِیْ
وَاَرَی التَّعَشُّقَ لَاحَ فِیْ سِیْمَائِیْ

اور میں دیکھتا ہوں کہ محبت نے میرے باطن کی گہرائی کو روشن کر دیا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ عشق میرے چہرے پر نمودار ہے

اَلْخَلْقُ یَبْغُوْنَ اللَّذَاذَةَ فِی الْهَوٰی
وَ وَجَدْتُّهَا فِیْ حُرْقَةٍ وَّ صَلَاءِ

لوگ تو حرص و ہوا میں لذت تلاش کرتے ہیں اور میں نے اسے پایا ہے سوزش اور جلنے میں

اَللّٰهُ مَقْصِدُ مُهْجَتِیْ وَ اُرِیْدُهٗ
فِیْ کُلِّ رَشْحِ الْقَلَمِ وَالْاِمْلَاءِ

اللہ میری جان کا مقصود ہے اور میں اسی کو چاہتا ہوں قلم کے ہر قطرہ (روشنائی) اور ہر املاء میں

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۸)

فارسی منظوم کلام

ہست لطفِ یارِ مَن بر مَن اتم

این چنیں بر من کرمہا کردہ است　　منکرم برخود ستم ہا کردہ است

خدا تعالیٰ نے مجھ پر ایسے کرم فرمائے ہیں مگر میرے منکروں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا ہے

علمِ قرآں علمِ آں طیب زباں　　علمِ غیب از وحی خلّاقِ جہاں

قرآن کا علم اس پاک زبان کا علم اور الہام الٰہی سے غیب کا علم

ایں سہ علمم چوں نشانہا دادہ اند　　ہر سہ ہمچوں شاہداں استادہ اند

یہ تین علم مجھے بطور نشان دیئے گئے ہیں اور تینوں بطور صداقت کے گواہ میری تائید میں کھڑے ہیں

ہست لطفِ یارِ مَن بر مَن اتم　　او مرا شد من ہم از بہرش شدم

میرے یار کی مجھ پر کامل مہربانی ہے وہ میرا ہو گیا۔ میں اس کا ہو گیا

دلبرم در شد بجان و مغز و پوست　　راحتِ جانم بیاد روئے اوست

میرا دلبر میری جان مغز اور پوست میں رچ گیا میری جان کی سب خوشی اسی کے منہ کی یادیں ہے

رازہا دارم بیارِ دلبرم　　شد میاں از من بہارِ دلبرم

میں اپنے دلبر دوست کے ساتھ رازدارانہ تعلقات رکھتا ہوں اور اس کی بہار میرے وجود سے ظاہر ہوتی ہے

ہر کسے دستے بہ دامانے زند　　ما بہ ذیلِ حی و قیّوم و اَحد

ہر شخص کسی نہ کسی کے دامن کو پکڑتا ہے مگر ہم نے حی و قیوم اور یکتا خدا کے دامن کو پکڑا ہے

(تحفہ غزنویہ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۳۳)

قادیان دار الامان میں جماعت احمدیہ کے ۱۰۸ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے آنے والوں کے علاوہ ۲۰ ممالک کے نمائندگان کی شمولیت

۲۱ ہزار سے زائد احباب نے جلسہ میں شرکت کی سولہ ہزار نومبائعین کی شمولیت

۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ نومبر ۱۹۹۹ء کو منعقد ہونے والے جلسہ کے مختصر کوائف، حضور انور کے خطاب سے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کا ۱۰۸واں جلسہ سالانہ قادیان دار الامان میں ۱۳۔ نومبر بروز ہفتہ شروع ہو کر ۱۵۔ نومبر کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی اجلاس سے لندن سے ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ براہ راست خطاب فرمایا جس سے دنیا بھر کے احمدی بھی مستفیض ہوئے اور یوں ایک رنگ میں اس بابرکت جلسہ کی اختتامی تقریب میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ جلسے کی اس اختتامی تقریب کے لئے محمود ہال لندن کو خاص طور پر سجایا گیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ کی سٹیج پر تشریف آوری کے ساتھ گیارہ بجے قبل دوپہر تلاوت قرآن کریم سے کاروائی کا آغاز ہوا جو مکرم عبد المومن طاہر صاحب نے کی اور ان منتخب آیات کا اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام سے منتخب اشعار پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ کے خطاب کا آغاز ہوا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے قادیان سے موصول ہونے والی تازہ رپورٹ کے حوالہ سے بتایا کہ ہندوستان کے دور دراز کے صوبوں سے آنے والوں کے علاوہ ۲۰ ممالک سے آنے والے مہمان اس جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔ جلسہ کے ایام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے موسم خوشگوار رہا۔ شعبہ رجسٹریشن کے مطابق جلسہ میں شامل ہونے والے حاضرین کی تعداد اکیس ہزار سے زائد تھی۔ گزشتہ سال رجسٹریشن کے مطابق کل تعداد ۱۵۳۱۳ تھی۔ جلسہ کی تمام تقاریر کا اردو کے علاوہ چھ زبانوں میں رواں ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے بتایا کہ ستائیس اخبارات میں جماعت احمدیہ اور جلسہ سالانہ کے بارہ میں آرٹیکل شائع ہوئے۔ ۱۵۔ اخبارات نے جلسہ سالانہ کی خبروں کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کی تصاویر بھی شائع کیں۔ جالندھر T.V نے اپنی خبروں میں جلسہ کے پروگراموں کی جھلکیاں دکھائیں۔ بی بی سی لندن نے

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ تقسیم ملک کے بعد پہلی مرتبہ ۱۵ بوگیوں پر مشتمل ٹرین بنگال کے ایک ہزار سے زائد نومبائعین کو لے کر کلکتہ سے سیدھی قادیان کے سٹیشن پر پہنچی۔ اس طرح آندھرا پردیش سے چار ریزرو بوگیاں سیدھی قادیان آئیں۔ اس سلسلہ میں محکمہ ریلوے نے بہت اچھا تعاون دیا۔

حضور نے فرمایا کہ ایک بڑی تعداد میں نومبائعین اڑھائی ہزار سے ساڑھے تین ہزار کلو میٹر کا فاصلہ طے کر کے دو دو تین تین دن مسلسل سفر کرنے کے بعد اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ ان میں صوبہ کرناٹک، کیرالہ، تامل ناڈو، مہاراشٹر، مدھیہ پردیش، اڑیسہ اور بہار شامل ہیں۔ اس کے علاوہ صوبہ پنجاب، ہماچل پردیش، ہریانہ، یوپی اور راجستھان سے قریباً دس ہزار نومبائعین بسوں، ٹرکوں اور جیپوں وغیرہ کے ذریعہ سفر کر کے قادیان پہنچے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں بتایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر جماعت کے بڑھنے اور ترقی کرنے کی جو پیشگوئیاں فرمائی تھیں وہ آج بڑی شان سے پوری ہو رہی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے بعض پیشگوئیوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ جب سے عالمی بیعت کا سلسلہ شروع ہوا ہے ہندوستان کی جماعت چھلانگیں مارتی ہوئی تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہی ہے۔ امسال تبلیغی سال کے پہلے تین ماہ میں ہندوستان کی بیعتوں کی تعداد ۶ لاکھ ۶۶ ہزار اور ۵۳۱ ہو چکی ہے

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں رؤیا صادقہ کے ذریعہ قبول احمدیت، نومبائعین کے ثبات قدم اور توکل علی اللہ اور دعوت الی اللہ کی راہ میں روکیں ڈالنے والوں کے عبرتناک انجام سے متعلق کئی ایک نہایت ایمان افروز واقعات سنائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ چونکہ اس جلسہ میں بڑی تعداد میں نومبائعین شامل ہو رہے ہیں اس لئے خاص طور پر حضور نے اپنے خطاب میں انہیں سے مخاطب ہوتے ہوئے نہایت اہم نصائح کے ذکر کے بعد خطاب کے آخر پر تمام کارکنان جلسہ کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ اور اپنی طرف سے اور جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور نومبائع مہمانوں کو فرمایا کہ وہ بھی میزبان بنیں اور مہمانی کی سعادت حاصل کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب کے آغاز میں بتایا کہ حیرت انگیز طور پر اس دور کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دور سے مماثلتیں حاصل ہیں۔ حضور نے بتایا کہ امسال میں نے جلسہ سالانہ قادیان کے لئے صرف آخری روز خطاب کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ بعد میں یہ علم ہوا کہ سو سال قبل ۱۸۹۹ء میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی صرف آخری روز ہی خطاب فرمایا تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے قادیان میں اختتامی اجلاس میں شامل بعض معززین علاقہ کے اسماء گرامی بھی پڑھ کر سنائے اور جلسہ میں ان کی شمولیت پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

خطاب کے آخر پر حضور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کروائی جس میں دنیا بھر کے احمدی ناظرین نے شرکت کی۔"

سیرت طیبہ

درود شریف کی برکات

’’یہی درود جو نماز میں پڑھا جاتا ہے ہمیں پہنچتا ہے‘‘

حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی...... کی ایک اہم ایمان افروز روایت

میری پیدائش ہندو قوم میں ہوئی۔ بچپن کا زمانہ تھا۔ کتاب ’’رسوم ہند‘‘ کے پڑھنے سے ۱۸۸۹ء کے قریب میری ہستی پر ایک انقلاب آیا۔ یہ انقلاب جو یقیناً توحید کی طرف انقلاب تھا آج کی طرح بڑھتا گیا۔...... ۱۳۱۱ھ مطابق ......۱۸۹۴ء کو جب ماہ رمضان میں چاند اور سورج کو گرہن لگا۔ تو ہمارے مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر نے اس نشان کے ساتھ مہدی کی آمد کا بھی ذکر کیا۔ اس زمانہ سے میرے ایمان کا مخفی بیج روئیدگی پکڑتا گیا۔ سچ ہے عشق اور مشک چھپے نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ ذی الحجہ ۱۳۱۱ھ کو یہ عاجز اپنے پیارے والدین بہنوں اور بھائیوں اور عزیزوں کو خیرباد کہہ کر امام مہدی کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ خدائے ذوالجلال نے جو ہر بھولے بھٹکے کا رہنما اور ہادی ہے۔ میری دستگیری کی اور ۱۳۱۲ھ میں یہ عاجز اس موعود اقوام عالم، مہدی دوراں، ہادی زماں حضرت سیدنا مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کے قدموں میں پہنچ گیا اور حضور اقدس کی قوت قدسی اور افضال بے پایاں سے مجھے خدا تعالیٰ کی سچی توحید اور دین متین کی سچی معرفت حاصل ہوئی اور میری وہ پیاس اور تڑپ جو میرے دل کو بے چین و بے قرار کئے ہوئے تھی تسکین پا گئی۔

حضرت اقدسؑ کے معمولات

مجھے اپنے آقا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بابرکت صحبت میں ایک لمبا عرصہ گذارنے کی توفیق ملی۔ میں سفرو حضر میں آپ کے قدموں میں رہا اور آپ کے کلمات طیبات سنے آپ کے کامل اسوہ کو آنکھوں سے مشاہدہ کیا اور آپ کو مجسم نور اور رحمت اور خدا تعالیٰ کا نزول پایا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنے انفاخ قدسیہ اور انوار سماویہ کا فیضان عام اپنے (رفقاء) کو مندرجہ ذیل اوقات میں پہنچاتے تھے۔

(۱) سیر صبح (۲) دربار شام (۳) مجلس طعام (۴) بعد از نماز مجلس عرفان

درود شریف کے بارہ میں حضرت اقدسؑ کا ارشاد

جب قادیان حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت بابرکت میں حاضر

ہوا۔ اس وقت میری عمر پندرہ سال کی تھی۔ ایک روز حضور اقدس علیہ السلام قادیان کے شمالی جانب موضع بٹر کی طرف مع خدام سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ کا یہ حقیر خادم بھی ساتھ تھا۔ مختلف احباب اپنے اپنے سوالات پیش کر رہے تھے اور حضور اقدس علیہ السلام کے منہ سے جواباً معارف کے دریا بہہ رہے تھے۔ اگرچہ میں کم سن تھا۔ لیکن دوسروں کے سوالوں سے مجھے بھی جرأت ہو گئی اور میں نے عرض کیا:۔

"حضور! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو ہم درود پڑھتے ہیں۔ مگر حضور کے لئے کس طرح دعا کی جائے۔"

حضور اقدس علیہ السلام نے نہایت محبت اور تلطف سے بے ساختہ فرمایا:۔

"یہی درود جو نماز میں پڑھا جاتا ہے ہمیں پہنچتا ہے۔"

حضرت اقدس علیہ الفُ الفُ صلوٰۃ وسلام کا جواب باصواب سن کر دل کو تسلی اور روح کو اطمینان ہوا اور صحیح مسئلہ سے واقفیت حاصل ہوئی۔ وقت بسرعت گذرتا گیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا عہد سعادت بیت گیا۔ سیدنا و مولانا حضرت نور الدین .... خلیفہ ہوئے۔ آپ حسب دستور (بیت) اقصیٰ میں قرآن کریم کا درس فرما رہے تھے۔ حاضر الوقت خوش نصیب آپ کے حقائق و معارف سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ غالباً سورہ جمعہ یا کسی ایسی ہی آیت کا درس تھا۔ جس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول .... مسیح موعود کی مماثلت اور مقام فنائیت فی الرسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بیان فرما رہے تھے۔ میرے ذہن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مذکورہ بالا ارشاد مستحضر تھا۔ مجھ سے رہا نہ گیا اور بے اختیار کھڑا ہو گیا حضرت سیدنا خلیفہ اول ....نے میری طرف توجہ فرمائی اور میں نے مذکورہ بالا واقعہ عرض کرتے ہوئے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ:۔

"یہی درود جو نماز میں پڑھا جاتا ہے ہمیں پہنچتا ہے۔"

دوہرا دیئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول .... نے سنتے ہی فرمایا:۔

"نیک بختا ایہہ گل کدھرے چھپوائی وی آ کہ نہیں۔"

یعنی بچے یہ ارشاد کسی اخبار میں شائع بھی کرایا ہے یا نہیں۔ مجھے ٹھیک یاد نہیں۔ خیال پڑتا ہے کہ اس حکم کی تعمیل میں لکھ دیا ہو گا۔

بہرحال یہ وہ کلمات طیبات ہیں۔ جو میں نے حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول .... کی خدمت میں پیش کئے۔ آپ نے ان کو بہت پسند فرمایا اور شائع کرنے کے لئے ارشاد فرمایا:۔

"آج میں اس امانت کو جو پچاس پچپن سال سے میرے دل میں چلی آ رہی ہے آپ تک پہنچاتا ہوں۔"

ہمارے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام بے شک وہی تھا۔ جس کا اظہار........ کیا ہے

؏ "وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے۔"

میرے دوستو اور پیارو! درود کا پڑھنا اور کثرت سے پڑھنا بہت ہی بابرکت اور ایک قیمتی خزانہ ہے۔ کثرت درود سے ہی ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ برکت ملی کہ آپ کا وہ گھر جس میں آپ نے درود پڑھا نور سے بھر گیا اور فرشتے مشکیں بھر بھر کر نور اس گھر میں لائے۔ درود سب سے بڑی دعا ہے اور تمام دعاؤں کی قبولیت کی کلید ہے۔ اس کو التزام سے پڑھو۔ تاکہ حضرت سرور دو عالم فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰؐ اور آپ کے مثیل اور بروز کامل حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجات کی بلندی کے ساتھ آپ سب کے بھی درجات بلند ہوں اور آپ دنیوی و اخروی انعامات کے وارث بنیں۔ آمین۔ آجکل احمدیت کی مخالفت زوروں پر ہے۔........... پس آؤ! اور حق کی سربلندی اور حضرت سرور دو عالم فخر موجوداتؐ کی حقیقی عزت اور نام کی بلندی کے لئے درود شریف کے ذریعہ سے الٰہی نصرت کو کھینچو۔ جب ہمارے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف کفر کے فتوے زوروں پر تھے۔ تو آپ نے نہایت دردمند لہجے میں اپنے آقا و سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ان الفاظ میں مخاطب فرمایا:۔

"یَاسَیِّدِیْ قَدْ جِئْتُ بَابَكَ لَاهِفًا وَالْقَوْمُ بِالْاِکْفَارِ قَدْ آذَانِیْ

پس آؤ ہم بھی اس نازک وقت میں اس الٰہی سلسلہ کی نصرت و امداد کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا نام لے کر اور آپ پر درود بھیج کر خدا تعالیٰ کی رحمت کو حاصل کریں۔" (ہفت روزہ بدر قادیان ۲۸ جولائی ۱۹۵۲ء)

نصاب مرکزی امتحانات سال ۲۰۰۰ء قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان

سہ ماہی اول: قرآن کریم باترجمہ پارہ نمبر ۳۰ نصف آخر
۲۔ کتاب "سبز اشتہار" از حضرت مسیح موعود ۳۔ کتاب "صداقت اسلام" از حضرت مصلح موعود

سہ ماہی دوم: ۱۔ قرآن کریم باترجمہ پارہ نمبر ۲۱ نصف اول ۲۔ کتاب "شہادت القرآن" از حضرت مسیح موعود ۳۔ کتاب "صداقت احمدیت" از حضرت مصلح موعود

سہ ماہی سوم: ۱۔ قرآن کریم باترجمہ پارہ نمبر ۲۱ نصف آخر ۲۔ کتاب "اربعین" حصہ اول و دوم ۳۔ کتاب تقریر سیالکوٹ" از حضرت مصلح موعود

سہ ماہی چہارم ۱۔ قرآن کریم باترجمہ پارہ نمبر ۲۲ نصف اول ۲۔ کتاب "اربعین حصہ سوم و چہارم از حضرت مسیح موعود ۳۔ کتاب "اصلاح نفس" از حضرت مصلح موعود

(عبدالخالق خالد قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ کے اعزاز میں

مجلس عاملہ انصار اللہ پاکستان کے زیر اہتمام الوداعی تقریب

محترم چوہدری صاحب موصوف کے عہد صدارت کے اختتام پر ایک پُر وقار تقریب میں جذبات تشکر کا اظہار

مورخہ ۳۱ فتح ۱۳۷۹ھش بمطابق ۳۱۔ دسمبر ۱۹۹۹ء بروز جمعۃ المبارک محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ کے اعزاز میں مجلس عاملہ انصار اللہ پاکستان کے زیر اہتمام ایک پر وقار الوداعی تقریب منعقد ہوئی جس میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان و امیر مقامی، محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ پنجاب (و رکن خصوصی مجلس انصار اللہ) کے علاوہ مجلس عاملہ انصار اللہ کے اراکین ناظران و وکلاء تحریک جدید، صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان، مختلف شعبہ جات اور مجلس کے دیگر معززین و کارکنان حضرات نے شرکت کی۔

مجلس انصار اللہ پاکستان کے ہال میں نہایت خوبصورتی اور سادگی سے ترتیب دئے گئے سٹیج پر ساڑھے چار بجے مہمانان خصوصی کے ہمراہ محترم چوہدری صاحب موصوف اور نئے صدر مجلس انصار اللہ پاکستان محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب رونق افروز ہوئے تو حاضرین نے نہایت والہانہ انداز میں استقبال کیا۔

اس الوداعی دعائیہ تقریب کا آغاز زیر صدارت مکرم ناظر صاحب اعلیٰ تلاوت قرآن حکیم سے ہوا جو مکرم منصور احمد عمر صاحب قائد تعلیم القرآن نے کی۔ مکرم چوہدری صاحب نے عہد دوہرایا بعد ازاں محترم محمد اسلم شاد صاحب قائد عمومی نے سپاسنامہ پیش کیا جس میں محترم چوہدری صاحب موصوف کے سترہ سالہ عہد صدارت کی خدمات جلیلہ کا تذکرہ کرتے ہوئے مجلس عاملہ کی طرف سے دلی جذبات تشکر و امتنان کا اظہار کیا۔ (یہ سپاسنامہ اسی روئیداد کے ساتھ دیا جا رہا ہے) اس سپاسنامہ کے جواب میں محترم چوہدری صاحب نے فرمایا جو کام بھی ہوا وہ محض اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہوا۔ اور اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی راہنمائی حوصلہ افزائی اور دعائیں تھیں کہ جن کی بدولت مجلس کو غیر معمولی ترقی حاصل ہوئی۔ آپ نے مجلس عاملہ کے تعاون اور اس تقریب کے انعقاد پر مجلس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی اور اس عہدہ جلیلہ پر فائز نئے صدر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کے ساتھ حسب روایات تعاون کی اپیل کی۔

اس دعائیہ تقریب میں محترم چوہدری شبیر احمد صاحب (رکن خصوصی مجلس انصار اللہ پاکستان) نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا دعائیہ منظوم کلام ؎

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

نہایت شیریں انداز میں سنایا جس کے بعد محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبہ پنجاب نے دعا کروائی۔ اس موقعہ پر مہمانان اور حاضرین کرام کے لئے دعوت طعام کا اہتمام کیا گیا تھا اس طرح اس دعوت کے بعد یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔

سپاسنامہ

مجلس عاملہ انصار اللہ پاکستان کے زیر اہتمام آج کی یہ خصوصی تقریب محترم و مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان کے سترہ سالہ کامیاب عہد صدارت کے اختتام کے موقعہ پر اپنے دلی جذبات تشکر و امتنان کے اظہار اور دعا کی خاطر منعقد کی گئی ہے۔

محترم چوہدری صاحب خدا کے فضل و کرم سے فطرتاً اور عملاً پوری طرح روح وقف سے سرشار ہیں۔ وقف زندگی اور اعلیٰ تعلیم کے بعد تعلیم الاسلام کالج میں خدمات کے ساتھ ساتھ ایک عام خادم سے لے کر صدر مجلس خدام الاحمدیہ' ایک ناصر سے لے کر صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور صدر انصار اللہ پاکستان۔ ایک عام کارکن سے لے کر افسر جلسہ سالانہ اور ایک واقف زندگی کے طور پر مختلف مراحل کے بعد وکیل اعلیٰ تحریک جدید کے عالی منصب تک پہنچنے اور فائز رہنے کے دوران خدا کے فضل سے محترم چوہدری صاحب کی کماحقہ بے لوث' انتہائی سنجیدہ اور بھرپور توجہ سے مساعی قابل ستائش اور تاریخ احمدیت کا حصہ ہے۔

محترم چوہدری صاحب کا عہد صدارت ۱۹۸۲ء سے ۱۹۹۹ء تک محیط ہے۔ اس سے پہلے آپ نائب صدر مجلس تھے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے منصب خلافت پر متمکن ہونے پر آپ کو صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نامزد فرمایا۔ نومبر ۱۹۸۹ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر ملک کی الگ الگ صدارت قائم فرما دی۔ اس وقت سے آج یعنی ۳۱ دسمبر ۱۹۹۹ء تک محترم چوہدری صاحب نے بحیثیت صدر مجلس انصار اللہ پاکستان تاریخی خدمات سر انجام دی ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

نائب صدر مجلس مرکزیہ کی حیثیت میں آپ نے جرمنی' سوئٹزرلینڈ' سویڈن' ناروے' انگلینڈ' امریکہ' اور کینیڈا کا دورہ کیا جس کے ساتھ ہی بعض جماعتی امور کے سلسلہ میں سان فرانسسکو اور جاپان بھی تشریف لے گئے۔ ان ممالک کا

یہ دورہ محترم چوہدری صاحب کی قوت عمل اور غیر معمولی انتظامی صلاحیت کا زبردست ثبوت ہے۔ چنانچہ اس وقت کے صدر مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمایا:

"جہاں تک یورپ کے ممالک کا تعلق ہے پہلی مرتبہ مرکزی ریکارڈ میں اتنی روشنی پیدا ہوئی ہے کہ پوری بصیرت کے ساتھ ان ممالک کو مخاطب کیا جا سکے۔ امید ہے کہ اس مضبوط بنیاد پر انشاء اللہ ایک بلند اور وسیع عمارت تعمیر ہوگی اور دیگر ممالک بھی پاکستان کے شانہ بشانہ انصار اللہ کے کاموں میں حصہ لینے لگیں گے۔"

اس دورہ سے واپسی پر آپ کے اعزاز میں منعقدہ تقریب میں حضرت صدر مجلس نے فرمایا:

- چوہدری صاحب نے ہماری توقعات سے کہیں بڑھ کر کام کیا اور کامیابی حاصل کی
- چوہدری صاحب نے جب تک کام پوری طرح مکمل نہ کر لیا آرام نہ کیا۔
- چوہدری صاحب نے دورے کے دوران ۵۷ مجالس کا قیام کیا
- آج بیرون پاکستان مجلس انصار اللہ پہلے سے کہیں مستحکم اور مضبوط ہو گئی ہے۔

اس انتہائی قابل قدر لائق ستائش کارکردگی کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے محترم چوہدری صاحب نے ۱۹۸۲ء سے ۱۹۹۹ء تک سترہ سال مجلس انصار اللہ مرکزیہ پھر مجلس انصار اللہ پاکستان کی صدارت فرمائی۔ آپ کا دور تاریخی ہی نہیں تاریخ ساز بھی ہے۔ اسی دوران ۱۹۸۴ء کا پر آشوب زمانہ گزرا اور خلیفہ وقت کی پاکستان سے ہجرت اور طویل عرصہ تک عدم موجودگی میں آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے انصار اللہ کے عہد کے عین مطابق انصار اللہ پاکستان کو خلیفہ وقت سے وابستگی اور مجسم لبیک بنانے میں کامیاب رہنما کا کردار ادا فرمایا۔

محترم چوہدری صاحب کے عہد صدارت کا پہلا اجتماع ۱۹۸۲ء میں ہوا جس کی اعلیٰ کامیابی کا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت احسن رنگ میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان اور کرم ہے کہ ہر پہلو سے مجلس انصار اللہ کا یہ اجتماع کامیاب رہا۔"

اس اجتماع میں گزشتہ سال کے مقابل ۱۱۰ مجالس، ۷۰۰ اراکین اور ۱۱۳۸ زائرین کا اضافہ ہوا۔ اسی طرح سائیکل پر آنے والے انصار ۸۲ کے مقابلے میں ۱۹۷ شریک ہوئے۔

- آپ کے دور میں مجلس انصار اللہ کی طرف سے صد سالہ جوبلی کے سلسلے میں اظہار تشکر کے طور پر نگرپارکر سندھ میں ایک شاندار ہسپتال کی تعمیر یاد رہنے والا کارنامہ ہے۔

مجلس انصاراللہ مرکزیہ و پاکستان کے قیام سے اب تک کے صدر صاحبان



حضرت مولانا شیر علی صاحب

۱۹۴۰ء تا ۱۹۴۷ء



حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب

۱۹۴۸ء تا ۱۹۴۹ء



حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب

۱۹۵۰ء تا ۱۹۵۴ء



حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

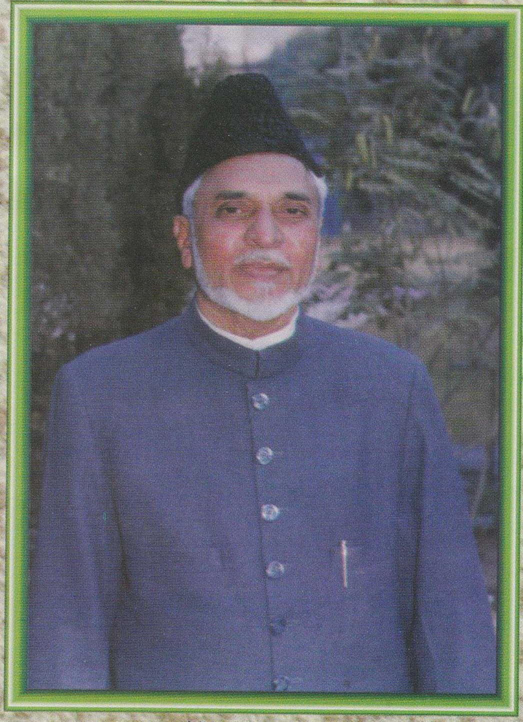
۱۹۵۴ء تا ۱۹۶۶ء



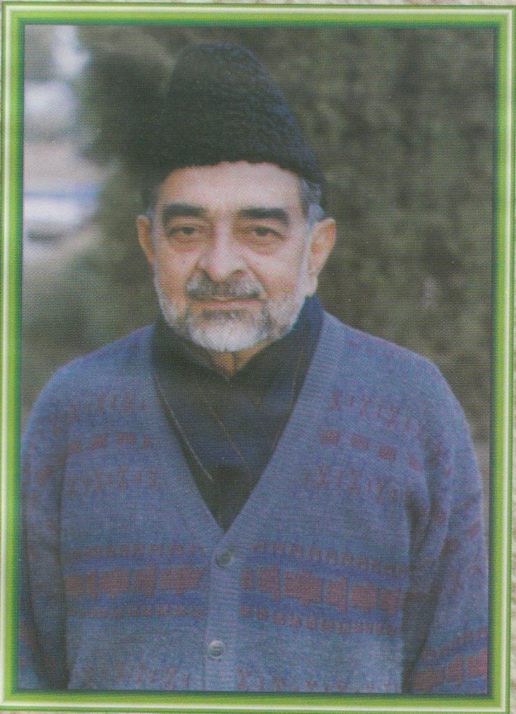
حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
۱۹۶۷ء تا ۱۹۷۸ء



حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۲ء

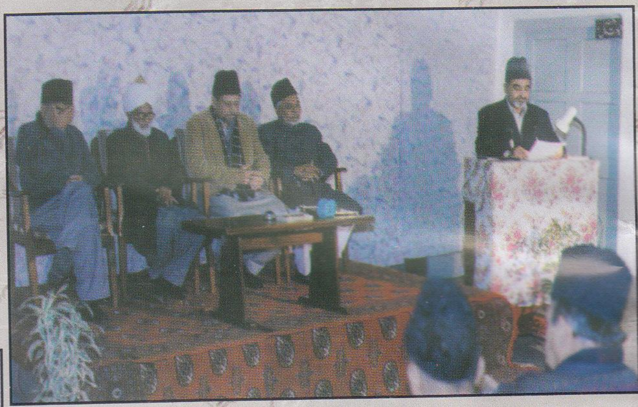


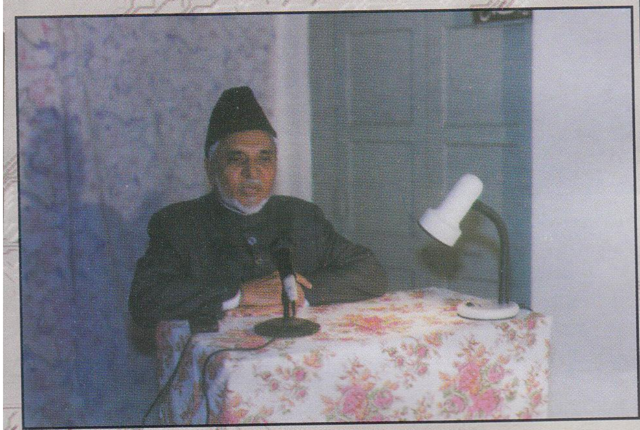
مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان
۱۹۸۲ء تا ۱۹۹۹ء

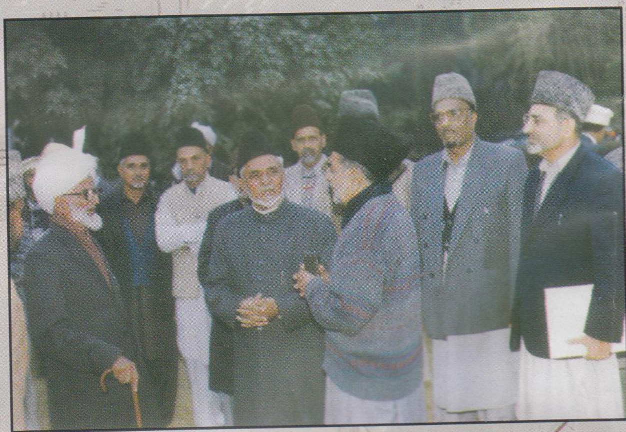


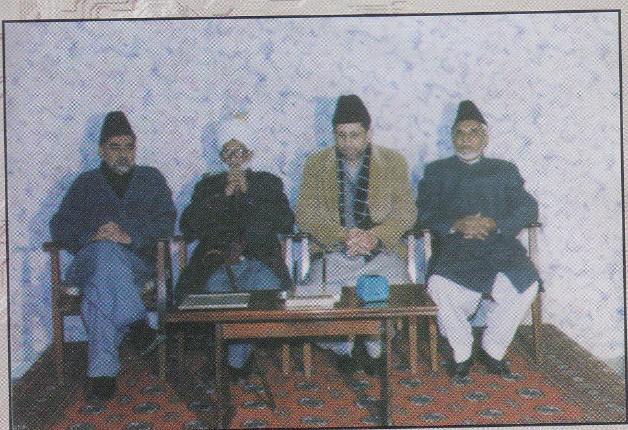
مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
مجلس انصار اللہ کے نئے صدر

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس کی الوداعی تقریب کے موقع پر چند تصاویر











الوداعی تقریب میں شمولیت کرنے والے معززین



الوداعی دعوت میں مجلس عاملہ - معزز مہمانوں کے ساتھ

○ MTA کے لئے سٹوڈیو قائم کر کے مختلف پروگرام ریکارڈ کرنے کا انتظام ہوا۔

○ شعبہ جات میں رفتار کار بہتر بنانے کے لئے کمپیوٹر کا نظام قائم ہوا۔

○ انصار اللہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ....کے ارشادات پر مشتمل "سبیل الرشاد" کی پہلی جلد مرتب کر کے شائع کی گئی۔ اس کی اگلی جلد اور اسی طرح تاریخ انصار اللہ کی دوسری جلد کے سلسلہ میں گراں قدر کام ہو چکا ہے۔

○ گیسٹ ہاؤس میں توسیع اور تعمیر کا قابل قدر کام ہوا۔

محترم چوہدری صاحب کی شبانہ روز محنت، توجہ، لگن اور راہنمائی میں ہر شعبہ روز افزوں ترقیات کا آئینہ دار ہے۔

ہمارے محبوب آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم چوہدری صاحب کی خدمات اور آپ کی راہنمائی میں انصار اللہ کی ترقیات کا متعدد خطوط میں شاندار ذکر فرمایا ہے۔ ایک مکتوب میں فرمایا:۔

"ماشاء اللہ بہت عمدہ مساعی ہے۔ الحمدللہ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللھم زد وبارک۔"

ان جامع دعائیہ الفاظ کے ساتھ ہم اپنے محبوب و محترم صدر صاحب کو دلی دعاؤں کے ساتھ پُرخلوص الوداع کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب کو آئندہ بھی بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق بخشتا رہے اور ہر رنگ میں آپ کا حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ آمین۔　　　　(ہم ہیں ممبران مجلس عاملہ انصار اللہ پاکستان)

نئی صدی کا آغاز--ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ

نئی صدی کے آغاز کے متعلق مغربی اقوام کی طرف سے 2000ء میں تقریبات وغیرہ منعقد کرنے کے اعلان ہو رہے ہیں جبکہ چین نے ۲۰۰۱ء سے نئی صدی شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔اس سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"جماعت احمدیہ قدیم سے جو روایات چلی آ رہی ہیں انہیں کے مطابق نئی صدی کا آغاز کرے گی۔ہمیشہ جب ایک کا ہندسہ ہر سو کے بعد شروع ہوتا ہے تو تب نئی صدی شروع ہوتی ہے۔اس لحاظ سے چینیوں کا مسلک درست ہے اور ہم اسے قبول کرتے ہیں اور یہی دینی روایت بھی رہی ہے۔اور جب سے تاریخ منضبط ہونے کی سنت جاری ہے اسی پر عمل ہو رہا ہے کہ صدی کی جو گنتی شماری ہوتی ہے اس کے ساتھ جب اگلی صدی کے ایک کا ہندسہ لگتا ہے تو وہ اس کا پہلا سال ہوتا ہے اس لئے ۱۹۹۹ء پر یہ صدی ختم نہیں ہو گی بلکہ ۲۰۰۰ء میں ختم ہو گی اور ۲۰۰۱ء سے نئی صدی شروع ہو گی۔"　　(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۳ دسمبر ۱۹۹۹ء)

حسن قدرت

ریگ زاروں، چاند تاروں، لالہ زاروں میں وہی
مرغزاروں، کوہساروں، آبشاروں میں وہی

رنگارنگ کے بھیس میں ہے حسنِ قدرت کی نمود
موسمِ باراں میں، پت جھڑ میں، بہاروں میں وہی

ہے نظر سوزِ حُسن جس کا جلوۂ خورشید میں
آنکھ کی ٹھنڈک مگر ہے سبزہ زاروں میں وہی

ٹکٹکی باندھے ہوئے ہے چشمِ نرگس میں وہ کون؟
آخر شب کرتا ہے چشمک ستاروں میں وہی

ہے وہی سیمیں بدن ظاہر شبِ مہتاب میں
لالہ رخ بن کر شفق کے لالہ زاروں میں وہی

شورش و ہنگامہ خیزی ہر دیار و شہر میں
اور چپ سادھے کھڑا ہے کوہساروں میں وہی

ہے تخیل میں تصور میں وہ اڑتا گھومتا
درد کی تاثیر شاعر کے اشاروں میں وہی

خندہ زن ہے پھول میں پہنے ہوئے رنگیں قبا
نالہ زن بلبل کی صورت شاخساروں میں وہی

ہے وہی اسلام کے نغموں میں مانندِ سرور
سوز کی صورت ہے سازِ دل کے تاروں میں وہی

عبدالسلام اسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل

حلیہ مبارک اور معمولات زندگی

حسن کامل کا مظہر۔۔۔ دلکش اور مقدس وجود

بَدْرٌ مُنِیْرٌ زَاھِرٌ فِیْ کُلِّ وَصْفٍ حُمِّدَا

ایڈیٹر

ہمارے آقا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جو وجہ تخلیق عالم ہیں، حسن ظاہری و باطنی کے عظیم الشان مظہر تھے۔ آپ کا مقدس وجود نہایت دلکش اور اپنے اندر ایک عظیم مقناطیسیت رکھتا تھا اور درحقیقت یہی اعلیٰ درجہ کا حسن آپ کی صداقت کا بین ثبوت تھا۔ صحابہ کرام آپ کے اس دلربا حسن سے ہی متاثر تھے کہ وہ جان و دل سے آپ پر فدا ہوئے۔ بعض وہ تھے جو اس پر رعب وجود کو آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ پائے اور وہ بھی تھے جو دیکھتے ہی بے اختیار پکار اٹھے "اَنَّ وَجْھَہٗ لَیْسَ بِوَجْہِ کَذَّابٍ" کہ یہ چہرہ جھوٹے کا نہیں ہو سکتا (۱)

اور وہ عاشق صادق بھی تھے جو کبھی چاند کو دیکھتے اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو۔ یہ صحابی بیان کرتے ہیں کہ ایک شب مطلع ابر آلود نہ تھا اور چاند نکلا ہوا تھا میں کبھی آپ کو دیکھتا تھا اور کبھی چاند کو دیکھتا تھا تو آپ مجھے چاند سے زیادہ خوبصورت معلوم ہوتے تھے (۲)

آپ کے اس حسن کامل کا جو مشاہدہ احادیث میں آتا ہے۔ اس کا ایک دلکش نقشہ کچھ یوں ہے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ پوچھا اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرنے میں بڑے ماہر تھے........چنانچہ ہند نے بتایا کہ

"کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا یَتَلَأْلَأُ وَجْھُہٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ" (۳)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارعب اور وجیہہ صورت کے تھے آپؐ کا چہرہ مبارک یوں چمکتا تھا جیسے بدر رات کا چاند۔

راوی بیان کرتے ہیں (ترجمہ) آپ کا قد درمیانہ یعنی پستہ قد سے دراز اور طویل القامت سے کسی قدر چھوٹا۔ سر بڑا بال خمدار اور گھنے جو کانوں کی لو تک پہنچتے تھے مانگ نمایاں' رنگ کھلتا ہوا سفید' پیشانی کشادہ' ابرو لمبے باریک بھرے ہوئے جو باہم ملے ہوئے نہ تھے بلکہ درمیان میں سفید سی جگہ نظر آتی تھی جو غصے کے وقت نمایاں ہو جاتی تھی۔ ناک باریک جس پر نور جھلکتا تھا جو سرسری دیکھنے والوں کو اٹھی ہوئی نظر آتی تھی۔ ریش مبارک گھنی' رخسار نرم اور ہموار' دہن کشادہ دانت' ریخدار اور چمکیلے' آنکھوں کے کوئے باریک گردن صراحی دار اور چاندی کی طرح شفاف جس پر سرخی جھلکتی تھی۔ معتدل الخلق۔ بدن کچھ فربہ لیکن بہت موزوں' شکم اور سینہ ہموار' کشادہ سینہ' جوڑ مضبوط اور بھرے ہوئے' جلد چمکتی ہوئی نازل اور ملائم' چھاتی اور پیٹ بالوں سے بالکل صاف سوائے ایک باریک سی دھاری کے جو سینے سے ناف تک چلی گئی تھی' کہنیوں تک دونوں ہاتھوں اور کندھوں پر کچھ کچھ بال' ہتھیلیاں چوڑی اور گوشت سے بھری ہوئی' انگلیاں لمبی اور سڈول' پاؤں کے تلوے قدرے بھرے ہوئے قدم نرم اور چکنے کہ پانی بھی ان پر سے پھسل جائے۔ جب قدم اٹھاتے تو پوری طرح اٹھاتے' رفتار باوقار لیکن کسی قدر تیز جیسے بلندی سے اتر رہے ہوں۔ جس کسی طرف رخ پھیرتے تو پورا رخ پھیرتے' نظر ہمیشہ نیچی رہتی' یوں لگتا جیسے فضا کی نسبت زمین پر آپؑ کی نظر زیادہ پڑتی ہے۔ آپ اکثر نیم وا (خوابیدہ) آنکھوں سے دیکھتے۔ اپنے اصحاب کو ساتھ لے جاتے اور ان کا خیال رکھتے۔ ہر ملنے والے کو سلام میں پہل کرتے۔" (۴)

(۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک کچھ اس طرح بیان کیا ہے۔

(ترجمہ روایت) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد کے تھے نہ تو بہت طویل اور نہ چھوٹے قد والے' آپ کا رنگ نکھرتا گورا تھا نہ بہت زیادہ ابیض (چٹے) اور نہ گہرے گندم گوں تھے۔ آپ کے بال بڑی حد تک سیدھے تھے نہ بہت گھنگریالے اور نہ بالکل سیدھے

حضرت انسؓ بالوں کے ذکر میں اپنے اندازے سے آپ کی عمر ساٹھ سال بیان کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ

"لَيْسَ فِيْ رَاسِهٖ وَلَا فِيْ لِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ" (۵)

یعنی آپ کے سر اور ریش مبارک میں بیس سے زیادہ سفید بال نہ تھے۔

عام طور پر ایک انسان کے چہرے اس کے خدوخال اور شکل و صورت سے اس کی عادت اور خصائل مترشح ہوتے ہیں اور اس کے ظاہر سے باطنی کیفیات کا بھی پتہ چلتا ہے اور صاحب فراست جان لیتا ہے کہ اس کا چہرہ کن جذبات کا حامل ہے اور یہ بات تو مبنی بہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے اسی ذات باری کے چہرہ کے پر تو ہوتے ہیں یعنی صفات باری تعالیٰ کا انعکاس ان کے وجود سے ہوتا ہے۔

(۳) حضرت عبداللہ بن سلامؓ کی روایت اسی باطنی کیفیت کو ظاہر کرتی ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں۔

فَلَمَّا رَاَیْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَیْسَ بِوَجْهِ کَذَّابٍ۔" (۶)

یعنی جب میں نے حضور کا چہرہ مبارک دیکھا تو میں جان گیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔

آپ کتنے ہمدرد، صلح پسند اور امن و سلامتی کے پیامبر تھے۔ عبداللہ بن سلام بیان کرتے ہیں کہ میری اس رویئت کے موقع پر آپ فرما رہے تھے۔

ترجمہ: "اے لوگو! سلام کو عام کرو، ضرورت مندوں کو کھانا کھلاؤ، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو تم نماز پڑھو اگر تم ایسا کرو گے تو تم امن اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے" (۷)

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تبسم کے بارہ میں حضرت عبداللہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ

"مَارَاَیْتُ اَحَدًا اَکْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"

یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکراتے ہوئے کسی اور شخص کو نہیں دیکھا (گویا آپؐ متبسم رہتے تھے)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

"مَارَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِکًا حَتّٰی اَرٰی مِنْہُ لَہَوَاتِہٖ اِنَّمَا کَانَ یَتَبَسَّمُ۔" (۹)

یعنی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی زور سے قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا آپ کا انداز مسکراہٹ کا ہوتا تھا۔

(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بڑی سادہ اور بے تکلف تھی۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ (ترجمہ): "چٹائی پر لیٹنے کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر نشانات تھے۔ میں نے یہ دیکھ کر عرض کی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں اگر آپؐ اجازت دیں تو ہم اس چٹائی پر کوئی گدیلا وغیرہ بچھا دیں جو آپ کو اس کھردرے پن سے بچائے یہ سن کر حضورؐ نے فرمایا "مَا اَنَا وَالدُّنْیَا" مجھے دنیاوی لذتوں سے کیا غرض؟ میں تو صرف ایک مسافر کی مانند ہوں جو کسی قدر ستانے کے لئے سایہ دار درخت کے نیچے آرام کرتا ہے اور پھر اسے چھوڑ کر اپنے سفر پر روانہ ہو جاتا ہے" (۱۰)

(۶) حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ بیان کرتے ہیں

"کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَاْنَفُ وَلَا یَسْتَنْکِفُ اَنْ یَّمْشِیَ مَعَ الْاَرْمَلَۃِ وَالْ...

فَيَقْضِي لَهُمَا حَاجَتَهُمَا۔" (۱۱)

یعنی نہ آپ ناک چڑھاتے اور نہ اس بات کو برا مناتے اور بچتے کہ آپ بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ چلیں اور ان کے کام کر آئیں اور مدد کریں آپ ان کی ضرورتیں پوری فرماتے۔

آپ کی بے تکلفی اور دل لگی کا ایک واقعہ حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں

(ترجمہ): "ایک بدوی شخص (صحابی) جس کا نام زاہرؓ بن حرام تھا گاؤں کی چیزیں بطور تحفہ حضور کی خدمت میں پیش کرتا تھا جب وہ واپس جانے لگتا تو حضور بھی کچھ نہ کچھ تحائف دے کر بھیجتے۔ جب وہ جانے لگتا تو آپ فرماتے کہ زاہر ہمارا دیہاتی دوست ہے اور میں اس کا شہری دوست ہوں۔ حضور اس سے بہت محبت کرتے تھے۔ ایک دن حضور نے اسے دیکھا کہ بازار میں اپنا سامان فروخت کر رہا ہے آپ نے پیچھے سے جا کر اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دئے۔ چنانچہ وہ دیکھ نہیں سکتا تھا اسے یہ پتہ نہ چلا کہ یہ کون ہے جب اس نے محسوس کیا کہ آنکھوں پر ہاتھ رکھنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں تو اس نے اپنی پشت کو حضور کے سینہ مبارک سے چمٹا کر خوب رگڑنا شروع کر دیا۔ حضور مزاحاً فرمانے لگے یہ غلام مجھ سے کون خریدے گا یہ سن کر اس نے کہا یا رسول اللہ اس طرح تو آپ گھاٹے میں رہیں گے (یعنی مجھ جیسے کون خریدے گا) اس پر حضور نے فرمایا "اَنْتَ عِنْدَ اللّٰهِ غَالٍ" خدا تعالیٰ کے نزدیک تم حقیر نہیں بلکہ قیمتی اور انمول وجود ہو۔" (۱۲)

(۷) حضرت حسنؓ کی ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عام عادات و خصائل کا ذکر ہے آپ نے ہندؓ بن ابی ہالہ سے حضور کے انداز گفتگو کے بارہ میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ

(ترجمہ) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یوں لگتے جیسے کسی مسلسل گہرے غم اور فکر میں ہیں اور کسی خیال کی وجہ سے کچھ بے آرامی سی ہے۔ آپ طویل سکوت فرماتے بلا ضرورت بات نہ کرتے جب کلام کرتے تو پوری وضاحت سے کرتے آپ جامع کلام سے گفتگو فرماتے کلام فصیح اور واضح ہوتا اور زائد باتوں سے پاک۔ اس میں کمی اور ابہام نہ ہوتا تھا نہ کسی کی مذمت اور تحقیر کرتے اور نہ توہین اور تنقیص۔ چھوٹی سے چھوٹی نعمت کو بھی بڑا ظاہر کرتے شکر گزاری کا رنگ نمایاں تھا کسی چیز کی مذمت نہ کرتے اور نہ اتنی تعریف کرتے کہ جیسے وہ آپ کو بے حد پسند ہو........ جب آپ اشارہ کرتے تو پورے ہاتھ سے کرتے صرف انگلی نہ ہلاتے جب آپ تعجب کا اظہار کرتے تو ہاتھ الٹا دیتے۔ جب کسی بات پر خاص زور دینا ہوتا تو ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے اسی طرح ملاتے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو مارتے۔ جب کسی ناپسندیدہ چیز کو دیکھتے تو منہ پھیر لیتے جب خوش ہوتے تو آنکھیں کسی قدر بند کر لیتے آپ کی ہنسی کے وقت آپ کے دندان مبارک ایسے نظر آتے جیسے بادل سے گرنے والے سفید سفید اولے

ہمارے آقا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اعلیٰ درجہ کا حسن تھا جسے آپ کے عاشق صادق اور عظیم روحانی فرزند نے دیکھا اور اسے یوں بیان کیا۔

بَدْرٌ مُنِیْرٌ زَاھِرٌ فِیْ کُلِّ وَصْفٍ حُمِّدَا (۱۵)

کہ وہ چودھویں کا روشن چاند ہے وہ ہر وصف میں تعریف کیا گیا ہے۔ یہ وہ حسن دلربا تھا جو ہر ایک کے لئے جذب و کشش کا باعث بنا۔ (باقی آئندہ)

حوالہ جات

(۱) سنن ترمذی ابواب صفة القیامة۔ و مسند کتاب الوستشذان باب فی افشاء السلام
(۲) ایضاً سنن ترمذی و مسند دارمی۔
(۳،۴) شمائل ترمذی باب فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(۵) المعجم الصغیر للطبرانی باب الجیم صفحہ ۱۱۸ و دلائل النبوة بیھقی جلد اول صفحہ ۲۰۱
(۶،۷) سنن دارمی و ترمذی ابواب صفة القیامة
(۸) ترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فی بشاشة النبیؐ
(۹) بخاری کتاب الادب باب التبسم و الضحک
(۱۰) سنن ابن ماجہ ابواب الزھد
(۱۱) مسند دارمی باب فی تواضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(۱۲) شمائل الترمذی۔ باب ماجاء فی صفة مزاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(۱۳۔۱۴) باب کیف کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(۱۵) کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۷۰

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک الہامی دعا

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

فصلِ بہارِ نَو

انصار بھائیوں کو محبت بھرا سلام
فصلِ بہارِ نَو کے حوالے سے اک پیام
گذری ہے زیرِ سایہ رحمت جو اک صدی
حاصل ہوا ہے آپ کو دنیا میں اک مقام
اگلی صدی بھی منتظر ہے آپ کے لئے
آگے بڑھو اور تھام لو یہ گردشِ ایام
اک عزمِ نَو سے کیجئے آغازِ سالِ نو
پہلے سے بڑھ کے وقف کریں اپنے صبح و شام
ضائع نہ ہونے پائے کوئی ساعتِ مراد
رہنے نہ پائے کوئی بھی ارمانِ ناتمام
فتحِ مبیں کا سہرا مقدر ہے آپ کا
سایہ فگن ہے آپ پر اس وقت کا امام
ہر ملک ملکِ ماأست نعرہ ہے آپکا
کیجے گا استوار ہر اک ملک کا نظام
دنیا کو پاک کیجئے الحاد و شرک سے
ہر قوم کو سنایئے اللہ کا کلام
اللہ کرے ہر ایک کے ہو جائے دلنشیں
شبیؔر کے کلام میں مضمر ہے جو پیام

چوہدری شبیؔر احمد

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ماموریت کے ۱۹ویں اور قیام سلسلہ کے ۱۲ویں سال

۱۹۰۰ء کے اہم واقعات ونشانات پر طائرانہ نظر

الہامات و رؤیا اور کشوف کا ایمان افروز سلسلہ

مکرم حبیب الرحمن زیروی صاحب انچارج لائبریری

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی ماموریت کا انیسواں سال ۱۹۰۰ء' سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ کا ایک نہایت اہم سال تھا۔ اس سال بھی آسمانی تائیدات و نصرت کا نزول ہوا الٰہی بشارات اور نشانات ظاہر ہوتے رہے حق کی مخالفت میں دیواریں کھینچی گئیں مگروہ بالآخر منہدم ہوتی چلی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیت کے صبح و مسا ترقیات پر منتج ہوئے جبکہ مخالفین کے نصیب میں رسوائی اور خجالت کے کچھ نہ تھا۔ اس سال کے اہم واقعات و نشانات اور تصنیفات نے اہل ایمان کے یقین و معرفت کو جلا بخشی اور الٰہی جماعت کی صداقت و عظمت پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ چنانچہ اسی سال کا کچھ حال اور وقوع پذیر ہونے والے حالات و نشانات پر ایک طائرانہ نظر اس شمارہ میں ہدیہ قارئین کی جارہی ہے

سلسلہ احمدیہ میں غیر معمولی ترقی

سال ۱۹۰۰ء کا آغاز ہی غیر معمولی ترقیات سے ہوا۔ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی ....ایڈیٹر موسٹس الحکم اور مصنف حیات احمد نے اس سال کے سلسلہ بیعت کو یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجاً کا مظہر قرار دیا چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"آغاز سال کے ساتھ ہی سلسلہ بیعت میں غیر معمولی ترقی کا آغاز ہوا۔ رمضان المبارک میں (ضلع کٹک .....) (اڑیسہ) سے حضرت مولوی سید عبدالرحیم صاحب (کٹکی .....ناقل) کی تبلیغ سے پانچسو آدمیوں نے ایک ہی دن میں بیعت کا معروضہ حضرت اقدسؑ کی خدمت میں حضرت سید عبدالرحیم صاحب کے ذریعہ ارسال کیا اور حضرت

اقدسؑ نے شرف قبولیت بخشا۔ اڑیسہ کی جماعت اس وقت سے برابر ترقی کر رہی ہے اور اس جماعت میں شروع ہی سے گریجویٹ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد بھی شامل ہوتے آئے ہیں اور اس جماعت کے افراد نے قادیان آ کر دینی تعلیم حاصل کی۔"

(حیات احمد عہد جدید جگہ سوم بہ سلسلہ قدیم جلد پنجم صفحہ ۱۸۸ از حضرت شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی الاسدی ......)

ان بیعتوں کی تفصیل الحکم میں بھی ہے۔ چنانچہ الحکم نمبر۱ جلد ۴ صفحہ ۷ پر ۱۵۔ افراد' الحکم نمبر۲ جلد ۴ بابت ۱۴ جنوری ۱۹۰۰ء کے صفحہ ۱۱ پر ۲۸۔ افراد' الحکم نمبر۴ جلد بابت ۳۱ جنوری ۱۹۰۰ء کے صفحہ ۶' ۷ پر ۱۴۰۸ احباب' الحکم نمبر۵ جلد ۴ بابت ۱۰ فروری ۱۹۰۰ء کے صفحہ ۱۰ پر ۴۱' احباب الحکم نمبر۷ جلد ۴ بابت ۲۴ فروری ۱۹۰۰ء کے صفحہ ۶ پر ۱۱۰ افراد' الحکم نمبر۱۴ جلد ۴ بابت ۱۷ اپریل ۱۹۰۰ء کے صفحہ ۱۱ پر ۱۶۲ افراد' الحکم جلد ۱۴ نمبر۱۲ بابت ۳۱ مارچ ۱۹۰۰ء کے صفحہ ۷ پر ۷۸ افراد' الحکم نمبر۳۸ جلد ۴ بابت ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۰ء کے صفحہ ۱۵ پر ۱۳۶ افراد' الحکم نمبر۴۰ جلد ۴ بابت ۱۰ نومبر ۱۹۰۰ء کے صفحہ ۷ پر ۱۵ احباب' الحکم نمبر۴۲ جلد ۴ بابت ۲۴ نومبر کے صفحہ ۱۹۰۰ء کے صفحہ ۶ پر ۱۵۸ افراد الحکم نمبر۴۵ جلد ۴ بابت ۱۷ دسمبر ۱۹۰۰ء کے صفحہ ۵' ۶ پر ۱۱۵ افراد کے اسماء بیعت کنندگان میں درج ہیں۔

مدرسہ تعلیم الاسلام۔ ہائی سکول کے درجہ تک

۳ جنوری ۱۸۹۸ء کو جماعت احمدیہ کا تعلیمی ادارہ ایک پرائمری سکول کے طور پر جاری ہوا تھا جس کے صدر مدرس حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب ...... تھے ان کے معاونین حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی ...... حضرت مفتی فضل الرحمن ...... اور حضرت حافظ احمد اللہ خان ...... تھے ۹ فروری ۱۹۰۰ء کو حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی ...... نے بحیثیت ناظم التعلیم اعلان شائع کیا:

> "میں بڑی خوشی اور مسرت کے ساتھ اس بات کی مبارکباد آپ کو دیتا ہوں کہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان جو پیشتر ازیں مڈل تک تھا۔ یکم فروری سے ہائی سکول بنا دیا گیا ہے اسی مدرسہ کی تعلیم کی خوبی اس سے عیاں ہے کہ دو لائق اور نیک چلن فرشتہ وش گریجوایٹ تعلیم کے لئے مقرر ہیں اور باقی سب سٹاف بھی بہت عمدہ ہے۔ دینی اور دنیوی تعلیم خاطر خواہ ہوتی ہے نہ صرف

تعلیم بلکہ تربیت بھی اعلیٰ درجہ کی ہے۔ کیوں نہ ہو جبکہ طلباء اور استاد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت سے روز مرہ مستفیض ہوتے ہوں۔ اس قسم کی تعلیم و تربیت کا موقع دنیا میں کہیں بھی نہ ہو گا......"

(حیات احمد ایضا صفحہ ۱۸۸)

جدی بھائیوں کی طرف سے الدّار کے راستہ میں دیوار کھڑی کرنا

چند سالوں سے مخالفین نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور آپ کی جماعت کو شدید مخالفت کے ذریعہ پریشانی میں مبتلا کر رکھا تھا حضرت اقدسؑ کے چچا زاد بھائیوں نے کمزور اور مظلوم احمدیوں کو اذیت پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ یہاں تک کہ کوئی احمدی قریبی ڈھاب سے مٹی لینے جاتا تو وہ کدالیں اور ٹوکریاں تک ان سے چھین لیتے تھے۔ وہ اپنے ذوق ظلم و ستم کی اور کئی رنگ میں بھی طبع آزمائی کرتے رہے اخبار الحکم میں ہے:

"ایک دفعہ حضرت اقدسؑ کسی جگہ عمارت بنانا چاہتے تھے کہ یہ بلوہ کر کے آگئے اور مجبوراً عمارت دو دفعہ ملتوی کرنی پڑی حالانکہ اس کا ان سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

(اخبار الحکم ۳۰ جولائی ۱۹۰۱ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے مخلصین کو مزید ایذا دہی کے لئے ان مخالف رشتہ داروں نے "بیت المبارک" اور "الدار" کے درمیان شارع عام پر دیوار کھینچ کر راستہ بند کر دیا۔ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی لکھتے ہیں۔.......

"حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابنائے عم میں مرزا امام الدین ایک خطرناک دشمن تھا وہ ابتدا ہی سے حضرت اقدس کا مخالف تھا۔ اس کے دوسرے دو بھائیوں میں سے مرزا کمال الدین تو فقیر ہو چکا تھا اور اسے جدی جایداد سے کچھ تعلق نہ تھا اور درویش منش ہونے کی وجہ سے حضرت اقدسؑ کا ادب کرتا تھا تیسرا بھائی مرزا نظام الدین ہی چونکہ اولاد نرینہ رکھتا تھا اس

لئے وہ مرزا امام الدین کے خوف سے کہ وہ جائیداد تلف نہ کر دے اس کے ہاں میں ہاں مجبورا ملاتا تھا مرزا امام الدین کی مخالفت کا ہر پہلو شرارت اور فتنہ پردازی لئے ہوئے تھا۔ پنڈت لیکھرام کو اسی نے قادیان بلایا تھا اور کچھ دن آریہ سماج میں بھی داخل ہوا۔ غرض وہ نت نیا منصوبہ دکھ دینے کا سوچتا تھا اور جب جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کرنے لگی اور خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق لوگ دور دور سے آنے لگے تو مرزا امام الدین کے غصہ اور حسد کی انتہا نہ رہی اور اس نے ایک خطرناک منصوبہ کیا کہ (البیت) اور الدّار کے راستہ میں ایک دیوار کھڑی کر دی اور اس طرح پر حضرت اقدسؑ کے گھر کو اور (البیت) مبارک اور بازار اور (البیت) اقصیٰ کو جانے کا راستہ بند ہو گیا ایک چکر کاٹ کر لوگوں کو نماز کے لئے پڑتا اور اس دیوار کے سامنے کھلے میدان میں آ کر یکے کھڑے ہوتے تھے اور ضروریات کے چھکڑے وہیں آتے تھے ان سب کو روک دیا اور وہ اپنے خیال میں بہت خوش اور سمجھتا تھا کہ اس نے پورا وار کیا ہے۔ یہ دیوار ۷۔ جنوری ۱۹۰۰ء کو تعمیر کی گئی کے الہامات ۱۹۰۰ء میں جو الہامات اِن الرّحیٰ تدوّر سے شروع ہوتے ہیں وہ اسی دیوار کے متعلق ہیں۔"

(حیات احمد جلد چہارم صفحہ ۲۴۹۔ ایضا)

اس ابتلاء پر حضرت مولوی عبد الکریم سیالکوٹی ...... کا ایک خط الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۰ء کو شائع ہوا۔ جس میں الٰہی حکمتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔

"اگرچہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ اب جو کچھ لکھتا ہوں اسے آئندہ خط میں لکھونگا مگر بھائیوں کی محبت اور خاطر داری اور عدم یقین نے مجبوری کو آئندہ پر اسے نہ اٹھا رکھوں۔ برادران کل عجیب اور غیر معمولی روز قادیان میں تھا ہمارے ہمسائے یوں تو جو عنایتیں اور کرم ہمارے حال پر سدا مبذول فرماتے ہیں وہ کچھ کم یادگار اور شکریہ کے قابل نہیں مگر کل ان کے انتقالی قوت اور ...... جوش نے ایک نئی اور غیر مترقب راہ نکالی۔ ہماری (البیت) کو آنے والی اور شارع عام گلی

کو کچی اینٹوں سے بات دیا اور اس راہ میں کانٹے بچھانے والے پہلوان کے نقش کی پوری پیروی کی اب ہمارے مہمان کافروں (غیر مسلم ہندوؤں......ناقل) کے گرد چکر لگا کر اور بڑا پھیر گھیر کر (البیت) مبارک میں آتے ہیں حضرت اقدس کو کل معمولاً درد سر تھا اور ہم نے بھی عادتاً یقین کر لیا تھا کہ تحریک تو ہو ہی گئی ہے اب خدا کا کلام نازل ہو گا۔ ظہر کے وقت آپ (البیت) میں تشریف لائے اور فرمایا "سر درد بہت ہے دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھ لی جائیں نماز پڑھ کر اندر تشریف لے گئے اور سلسلہ الہام شروع ہوا اور مغرب تک تار بندھا رہا۔ مغرب کو تشریف لائے اور الہام اور کلام الٰہی پر بہت دیر تک گفتگو کرتے رہے کہ کس طرح خدا کا کلام نازل ہوتا ہے اور ملہم کو اس پر کیسا یقین ہوتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے الفاظ ہیں اگرچہ دوسرے لوگ اس کی کیفیت نہ سمجھ سکیں اور پھر ان الہاموں کی قافیہ بندی پر تقریر کرتے اور فرمایا قرآن کی عظمت اس سے سمجھ آتی ہے اور اس کی عبارت کا مقفّٰی در مسجع ہونا اور اس کی خوبی اچھی طرح سمجھ میں آسکتی ہے۔"

(اخبار الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۰ء و حیات احمد جلد چہارم صفحہ ۲۵۰)

اس نئے فتنے کی بنیاد محض فساد کی خاطر ڈالی گئی تھی مگر اس منصوبے کو حضرت اقدسؑ کی تعلیم نے خاک میں ملا دیا۔ حضرت اقدسؑ کے ارشاد پر جماعت نے صبر کا مظاہرہ کیا۔

الدّار کے راستے میں اس دیوار کو ہٹانے کے لئے جماعت کے چند احباب کو مرزا امام الدین کے پاس بھیجا کہ ان سے مل کر معاملہ طے کریں۔ جو نہ ہو سکا۔ انہی ایام میں ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور قریبی گاؤں سرجووال دورہ پر آئے ہوئے تھے۔ حضرت حکیم فضل الدین کی قیادت میں ایک وفد روانہ کیا گیا۔ مقامی حکام سے یہ احتجاج بھی بے سود ثابت ہوا۔ حضرت چوہدری حاکم علی.....نے یہ واقعہ جس طور پر بیان کیا ہے حضرت مرزا بشیر احمد ایم اے........نے اسے سیرت المہدی میں اس طرح درج کیا ہے۔

"جب مرزا امام الدین اور مرزا نظام الدین (البیت) مبارک کا راستہ دیوار کھینچ کر بند کرنے

لگے تو حضرت صاحب نے چند آدمیوں کو جن میں میں بھی تھا فرمایا کہ ان کے پاس جاؤ اور بڑی نرمی سے سمجھاؤ کہ یہ راستہ بند نہ کریں اس سے میرے مہمانوں کو بڑی تکلیف ہو گی اور اگر چاہیں تو میری کوئی اور جگہ دیکھ کر بیشک قبضہ کر لیں اور حضرت صاحب نے تاکید کی کہ کوئی سخت لفظ نہ استعمال کیا جاوے چوہدری صاحب کہتے ہیں کہ گئے تو آگے دونوں مرزے مجلس لگائے بیٹھے تھے اور حقے کا دور چل رہا تھا ہم نے جا کر حضرت صاحب کا پیغام دیا اور بڑی نرمی سے بات شروع کی لیکن مرزا امام الدین نے سنتے ہی غصے سے کہا وہ (یعنی حضرت صاحب) خود کیوں نہیں آیا اور میں تم لوگوں کو کیا جانتا ہوں پھر طعن سے کہا جب سے آسمانوں سے وحی آنی شروع ہوئی ہے اس وقت سے اسے خبر نہیں کیا ہو گیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ چوہدری صاحب کہتے ہیں ہم لوگ اپنا سامنہ لیکر واپس آ گئے پھر حضرت صاحب نے ہمارے ساتھ اور بعض مہمانوں کو ملا دیا اور کہا کہ ڈپٹی کمشنر کے پاس جاؤ اور اس سے جا کر ساری حالت بیان کرو اور کہو کہ ہم لوگ دور دراز سے دین کی خاطر یہاں آتے ہیں اور یہ ایک ایسا فعل کیا جا رہا ہے جس سے ہم کو بہت تکلیف ہو گی کیوں کہ (البیت) کا راستہ بند ہو جائیگا۔ ان دنوں میں قادیان کے قریب ایک گاؤں میں کوئی سخت واردات ہو گئی تھی اور ڈپٹی کمشنر اور کپتان پولیس سب وہاں آئے ہوئے تھے چنانچہ ہم سب لوگ وہاں گئے۔ اور ذرا دور یکّے ٹھہرا کر آگے بڑھے ڈپٹی کمشنر اس وقت باہر میدان میں کپتان کے ساتھ کھڑا باتیں کر رہا تھا ہم میں سے ایک شخص آگے بڑھا اور کہا کہ ہم قادیان سے آئے ہیں اور اپنا حال بیان کرنا شروع کیا۔ مگر ڈپٹی کمشنر نے نہایت غصہ کے لہجے میں کہا کہ تم بہت سے آدمی جمع ہو کر مجھ پر رعب ڈالنا چاہتے ہو میں تم لوگوں کو خوب جانتا ہوں اور میں خوب سمجھتا ہوں کہ یہ جماعت کیوں بن رہی ہے اور میں تمہاری باتوں سے ناواقف نہیں اور میں اب جلد تمہاری خبر لینے والا ہوں اور تم کو پتہ لگ جائے گا کہ کس طرح ایسی جماعت بنایا کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

چوہدری صاحب کہتے ہیں کہ ہم ناچار وہاں سے بھی واپس آ گئے اور حضرت صاحب کو سارا

ماجرا سنایا چوہدری صاحب کہتے ہیں کہ ان دنوں میں مخالفت کا سخت زور تھا۔ اور انگریز حکام بھی جماعت پر بہت بد ظن تھے اور سمجھتے تھے کہ یہ کوئی سازش کے لئے سیاسی جماعت بن رہی ہے اور بٹالہ میں ان دنوں پولیس کے افسر بھی سخت و معاند و مخالفت تھے اور طرح طرح سے تکلیف دیتے رہتے تھے اور قادیان کے اندر بھی مرزا امام الدین اور مرزا نظام الدین وغیرہ اور ان کی انگیخت سے قادیان کے ہندو سکھ اور غیر احمدی سخت ایذا رسانی پر تلے ہوئے تھے اور قادیان میں احمدیوں کو سخت ذلت اور تکلیف سے رہنا پڑتا تھا اور ان دنوں میں قادیان میں احمدیوں کی تعداد بھی معمولی تھی اور احمدی سوائے حضرت کے خاندان کے قریباً سب ایسے تھے جو باہر سے دین کی خاطر...... ہجرت کر کے آئے تھے یا مہمان ہوتے تھے حضرت صاحب نے یہ حالت دیکھی اور جماعت کی تکلیف کا مشاہدہ کیا تو جماعت کے آدمیوں کو جمع کر کے مشورہ کیا اور کہا کہ اب یہاں ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ یہاں رہنا مشکل ہو گیا ہے اور ہم نے تو کام کرنا ہے۔ یہاں نہیں تو کہیں اور سہی اور ہجرت بھی انبیاء کی سنت ہے پس میرا ارادہ ہے کہ کہیں چلے جائیں۔ چوہدری صاحب کہتے ہیں کہ اس پر حضرت خلیفہ اول (یعنی مولانا نور الدین صاحب۔ ناقل) نے عرض کیا کہ حضور بھیرہ تشریف لے چلیں وہاں میرے مکانات حاضر ہیں اور کسی طرح تکلیف نہیں مولوی عبدالکریم صاحب نے سیالکوٹ کی دعوت دی۔ شیخ رحمت اللہ صاحب نے کہا کہ لاہور میرے پاس تشریف لے چلیں۔ آخر میں نے بھی کہا کہ حضور میرے گاؤں میں تشریف لے چلیں اور وہ سالم گاؤں ہمارا ہے اور کسی کا دخل نہیں اور اپنے مکان موجود ہیں۔ حضرت صاحب نے کہا وہاں ضروریات مل جاتی ہیں۔ میں نے کہا رسد وغیرہ سب اپنے گھر کی کافی ہوتی ہے اور ویسے وہاں سے ایک قصبہ تھوڑے فاصلہ پر ہے جہاں سے ہر قسم کی ضروریات مل سکتی ہیں حضرت صاحب نے کہا کہ اچھا وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا۔ جہاں اللہ لے جائے گا وہیں جائیں گے۔ (اب میاں بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔ ناقل) خاکسار عرض کرتا ہے کہ ایک دفعہ ۱۸۸۷ء

میں بھی حضرت صاحب نے بھی قادیان چھوڑ کر کہیں باہر جانے کا ارادہ ظاہر کیا تھا جیسا کہ آپ اپنی کتاب شحنہ حق میں اس کا تذکرہ لکھا ہے۔"

(سیرت المہدی بحوالہ حیات احمد جلد چہارم صفحہ ۲۵۰-۲۵۱)

حضرت عرفانی صاحب فرماتے ہیں:-

"اس کے بعد آخری چارہ کار یہ تھا کہ باضابطہ عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا جائے گا چنانچہ ڈسٹرکٹ جج ضلع گورداس پور (شیخ خدا بخش مرحوم) کی عدالت میں مقدمہ داخل کر دیا گیا اور یہ مقدمہ اگست ۱۹۰۱ء تک چلتا تھا اور بالآخر اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنے موعود و امام سے فتح کا وعدہ کیا تھا وہ پورا ہوا اور فریق ثانی کو خود ہی دیوار کو گرانا پڑا۔"

(حیات احمد جلد چہارم صفحہ ۲۵۱)

ان تکلیف دہ حالات سے نجات کے لئے منشی خدا بخش ڈسٹرکٹ جج گورداسپور کی عدالت میں حضرت اقدسؑ کی طرف سے مقدمہ درج کروایا گیا۔ جب یہ نالش ہوئی تو ایک پرانی مسل کے ملاحظہ سے معلوم ہوا کہ دعویٰ کی بنیاد کمزور ہے اور اس کا خارج ہونا یقینی ہے بظاہر امکانات بڑے پریشان کن تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح کی بشارت تھی جو اخبار الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۰ء کو شائع ہوئی (اس الٰہی بشارت سے متعلقہ الہامات اسی مضمون کے ایک دوسرے حصہ میں دیئے جا رہے ہیں)

اسی سلسلہ میں حضرت اقدسؑ نے ۱۵ جولائی ۱۹۰۱ء کو سفر گورداسپور اختیار کرنا پڑا۔ جہاں آپ کی شہادت بھی ہوئی ۱۲ اگست ۱۹۰۱ء ہدم دیوار کا فیصلہ ہوا۔ حضرت اقدسؑ نے مخالف عم زاد بھائیوں کو خرچہ کی ڈگری بھی معاف فرما کر اسوۂ محمدیؐ پیش کیا۔

(خلاصہ تاریخ احمدیت جلد ۳ و سلسلہ احمدیہ)

(نوٹ: اس مقدمہ دیوار کے بارہ میں تفصیلی آئندہ کسی شمارہ میں دی جائے گی۔)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

حسن کارکردگی ناظمین اضلاع مجالس انصار اللہ پاکستان

سال ۷۸ ۱۳ہش / ۱۹۹۹ء میں ناظمین اضلاع مجالس انصار اللہ پاکستان میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے مندرجہ ذیل ناظمین اضلاع اسناد خوشنودی کے حق دار قرار پائے۔

ان کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کئے گئے جو حضور نے منظور فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔آمین۔

۱۔نظامت ضلع کراچی	اول	ناظم ضلع مکرم قریشی محمود احمد صاحب
۲۔نظامت ضلع اسلام آباد	دوم	ناظم ضلع چوہدری عبدالواحد ورک صاحب
۳۔نظامت ضلع راولپنڈی	سوم	ناظم ضلع چوہدری مبارک احمد صاحب

حسن کارکردگی مجالس انصار اللہ پاکستان

سال ۷۸ ۱۳ہش / ۱۹۹۹ء میں زعمائے اعلیٰ اور زعماء مقامی مجالس انصار اللہ پاکستان میں کارکردگی کے لحاظ سے علم انعامی کی حقدار اور پہلی دس مجالس کی فہرست حضور کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوائی گئی تھی۔

جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمالیا ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب مجالس کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔آمین۔

۱۔	مجلس انصار اللہ بیت الاحد لاہور	اول اور علم انعامی کی حقدار
۲۔	مجلس انصار اللہ کریم نگر فیصل آباد	دوم
۳۔	مجلس انصار اللہ ربوہ	سوم
۴۔	مجلس انصار اللہ دار الحمد فیصل آباد	چہارم
۵۔	مجلس انصار اللہ ٹاؤن شپ لاہور	پنجم
۶۔	مجلس انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی	ششم
۷۔	مجلس انصار اللہ ماڈل کالونی کراچی	ہفتم
۸۔	مجلس انصار اللہ مغلپورہ لاہور	ہشتم
۹۔	مجلس انصار اللہ اسلام آباد جنوبی	نہم
۱۰۔	مجلس انصار اللہ اسلام آباد شمالی	دھم

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

قوت برداشت کیسے پیدا کی جائے؟

یہ عام مشاہدہ ہے کہ بعض افراد تھوڑا سا فاصلہ پیدل چلنے سے تھک جاتے ہیں۔ وہ چند قدم دوڑ نہیں سکتے۔ تھوڑا سا وزن اٹھانا ان کے لئے محال ہوتا ہے اور ان میں قوت برداشت کی کمی نظر آتی ہے۔ اسی کو قوت برداشت یا ASTAMINA کہا جاتا ہے۔

جوں جوں عمر بڑھتی ہے جسم کے اعضاء بھی کمزور ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ جب ہمارے عضلات کو زیادہ مشقت سے کام لینا پڑتا ہے تو زیادہ آکسیجن اور زیادہ غذائیت کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسی طرح کام کے بعد ان چیزوں کے فضلات مثلاً کاربن ڈائی آکسائیڈ اور لیکٹک ایسڈ بنتے ہیں۔ ان فضلات کا خارج ہونا بھی از حد ضروری ہے۔ آکسیجن اور غذائیت فراہم کرنے اور فضلات کے اخراج کا کام خون کی بڑی اور چھوٹی رگیں انجام دیتی ہیں۔ خون کی باریک رگین جو بال برابر ہوتی ہیں عروق شعریہ (Capillaries) کہلاتی ہیں۔ یہ عروق شعریہ سکڑ بھی سکتی ہیں اور غائب بھی ہو سکتی ہیں۔ جب جسم سے حرکت کم ہو جاتی ہے اور یہ سکڑ کر غائب ہو جاتی ہیں۔ ان کو زندہ یا متحرک رکھنے کے لئے مشقت والا کام کرتے رہنا ضروری ہوتا ہے۔

جب ہم ورزش کرتے ہیں۔ دوڑتے ہیں چلتے پھرتے ہیں تو دل زیادہ خون جسم کو مہیا کرتا ہے خون پھیپھڑوں میں جا کر تازہ آکسیجن لیتا ہے جو جسم کے ہر حصے میں پہنچتی ہے۔ اس کے ساتھ غذائیت بھی جسم کے ہر حصے میں پہنچتی ہے اور انسان صحت مند، مضبوط اور توانا دکھائی دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ ورزش ہر عمر کے انسان کے لئے از حد ضروری ہے۔ ورزش میں پیدل چلنا۔ تیز قدم چلنا۔ (جاگنگ) سائیکل چلانا، دوڑنا، یہ سب ایسی ورزشیں ہیں جن میں دل زیادہ خون پمپ کرتا ہے۔

احتیاطی تدابیر

چالیس سال کی عمر کو پہنچنے پر انسان اپنے آپ کو کمزور سمجھنے لگتا ہے جب کہ یہی عمر ذمہ داری نبھانے کی عمر ہوتی ہے۔ اس عمر میں اپنے جسم کو مضبوط اور تندرست رکھنا زیادہ ضروری ہے۔ انصار اللہ کے ممبران کو ورزش سے کترانا نہیں چاہئے بلکہ باقاعدگی سے ورزش کریں تاہم ان احتیاطی تدابیر کو مد نظر رکھیں تاکہ ورزش کرنے کا فائدہ ہو بلکہ نقصان نہ ہو۔

○ ورزش سے پہلے پانچ منٹ چل کر بدن کو گرم کرنا چاہئے

(باقی صفحہ ۳۹ پر)

اشاریہ ماہنامہ انصار اللہ جلد ۴۰ - ۱۹۹۹ء (۱۳۷۸) ہش

مرتبہ : مکرم احمد طاہر مرزا صاحب

اداریہ

(بیعت) صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں شمارہ اگست

(پیشگوئی مصلح موعود) خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا شمارہ فروری

جلسہ سالانہ - محبت داخوت اور اتحاد و یک جہتی کا آئینہ دار شمارہ جولائی

دعوت الی اللہ ایک اہم فریضہ شمارہ جون

(رمضان المبارک) روحانی بہار کے مبارک ایام شمارہ جنوری

(سلسلہ احمدیہ کی ترقیات) ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی شمارہ ستمبر

قرآن کریم - تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں شمارہ اپریل

قرآن کریم کی عظمت وشان شمارہ نومبر

(قدرت ثانیہ) میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے... شمارہ مئی

(محبت الٰہی) - خدا تعالیٰ سے محبت اور اخلاص کا تعلق شمارہ اکتوبر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے مقاصد عالیہ شمارہ مارچ

روزہ محبت الٰہی کا اہم ذریعہ - ہمارا جلسہ سالانہ شمارہ دسمبر

اقتباسات : حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام (اندرون ٹائٹل)

ایک بشارت (از تذکرہ ایڈیشن سوم مطبوعہ ۱۹۶۹ء) شمارہ ستمبر

"اس سلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو-"

(از اربعین نمبر ۴ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۵۶) شمارہ دسمبر

"تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا"

(از رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۹) شمارہ مئی

حقیقی تقویٰ! (از رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۷) شمارہ اپریل

"خوشخبری" (از رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۸-۳۰۹) شمارہ مارچ

"دینی خدمت وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو"

(از ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ ۴۳) شمارہ اپریل

دعا کے قوانین (از ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۷-۱۸) شمارہ جون

درود شریف کی برکت (از حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۱ حاشیہ) شمارہ جولائی

درجہ لقا (از آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵) شمارہ اگست

"قرآن شریف کے بعد کسی کتاب کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں-"

از چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۸۰) شمارہ نومبر

"مصلح موعود" از سبز اشتہار وسراج منیر روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۶ حاشیہ شمارہ فروری روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۶۷ حاشیہ

اقتباسات امام الکلام - فرمودات سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ عالیہؑ

انقلاب عظیم	شمارہ اکتوبر صفحہ ۳
بعثت کا مقصد	شمارہ مارچ صفحہ ۴
بیعت کی حقیقت	شمارہ اگست صفحہ ۴
پیشگوئی مصلح موعود	شمارہ فروری صفحہ ۳
جماعت - ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے	شمارہ ستمبر صفحہ ۴
"خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو"	شمارہ جون صفحہ ۵
خدا تعالیٰ کی معرفت	شمارہ نومبر صفحہ ۴
دعا کی ماہیت	شمارہ جنوری صفحہ ۴
روحانی زندگی کیا چیز ہے	شمارہ دسمبر صفحہ ۵
فلاح اور نجات کا سر چشمہ	شمارہ اپریل صفحہ ۵
"حقیقی نور وہی تھا"	جولائی صفحہ ۳

اقتباسات کلام الامام فرمودات خلفا سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اللہ تعالیٰ اگلی دفعہ ہمیں ایک کروڑ ہونے کی توفیق دے" / سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ شمارہ ستمبر صفحہ ۵

"دعویٰ ایمان اور ابتلاء و آزمائش" / سیدنا حضرت مصلح موعود شمارہ جنوری صفحہ ۵

روزہ کی جزا / شمارہ دسمبر صفحہ

"صبر کے لئے دعا مانگنا اور صبر کے ساتھ دعا مانگنا" / سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ شمارہ جون صفحہ ۶

قرآن کریم کی عظمت اور حقانیت / سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ شمارہ اپریل صفحہ ۶

ضرورت قرآن کریم / سیدنا حضرت مصلح موعود شمارہ نومبر صفحہ ۵

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں صفت وقار / سیدنا حضرت مصلح موعود جولائی صفحہ ۴

"۹۹ء میں برکتیں پھیلیں گی" / سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اکتوبر صفحہ ۴

وحدت کی برکات / سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول مئی صفحہ ۶

اقتباسات - ۴ ٹائٹل آخر

اپنی جماعت کے لئے نصائح از تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۳

اللہ تعالیٰ کی خاطر وقف از آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۲ شمارہ اگست

(تحریک) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک اہم تحریک شمارہ فروری

جماعت کو نصیحت از ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۳۲ شمارہ جون

"خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو" از ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۳۸-۱۳۹ شمارہ جولائی

"سچی طمانیت حیا سے نصیب ہوتی ہے" از خطبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۸ دسمبر ۱۹۹۸ء شمارہ مارچ

قرآن شریف کی زبردست طاقت اور خاصیت از روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۲۶ تا ۴۲۸ شمارہ نومبر

وقف جدید کا اعلان اور غیر معمولی افضال کا تذکرہ ارشاد حضور انور مطبوعہ الفضل ۴ جنوری ۱۹۹۹ء شمارہ جنوری

انصار اللہ کے اعلانات و پروگرام

اراکین خصوصی و اراکین مجلس عاملہ ۱۹۹۹ء شمارہ جنوری

قرارداد تعزیت بروفات سیدہ امۃ المتین صاحبہ شمارہ دسمبر صفحہ ۳

مجلس انصار اللہ ربوہ کے سالانہ علمی و ورزشی مقابلہ جات شمارہ دسمبر صفحہ ۳۹

مجلس انصار اللہ عزیز آباد کراچی کی پکنک کا پروگرام شمارہ دسمبر صفحہ ۴۰

مجلس انصار اللہ حلقہ کریم نگر فیصل آباد کا سالانہ پروگرام شمارہ دسمبر اندرون ٹائٹل صفحہ ۳

مجلس انصار اللہ مقامی کا سالانہ اجتماع شمارہ فروری صفحہ ۳۱ تا ۳۳

سالانہ اجتماع انصار اللہ لاہور شمارہ اگست صفحہ ۳۷-۳۸

مجلس انصار اللہ واہ کینٹ کا تفریحی پروگرام شمارہ جولائی صفحہ ۳۸ تا ۴۰

نصاب مرکزی امتحانات سالانہ ۱۹۹۹ء شمارہ فروری ٹائٹل صفحہ

آل پاکستان مجلس انصار اللہ بیڈمنٹن ٹورنامنٹ شمارہ اپریل صفحہ ۳۸

نتیجہ امتحان انصار اللہ شمارہ جولائی صفحہ ۴۱

رپورٹ پکنک و تربیتی پروگرام شمارہ نومبر صفحہ ۴۰

انفاق فی سبیل اللہ / مکرم مولانا محمد صدیق شاہد گورداسپوری شمارہ اپریل صفحہ ۲۶-۳۰

(ب)

بہاء اللہ کا دعویٰ الوہیت یا دعویٰ مسیحیت / مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نومبر صفحہ ۲۵ تا ۳۶

(ت)

(تاریخ احمدیت) سال ۱۸۹۹ء کے اہم واقعات و نشانات / مکرم حبیب الرحمٰن زیروی شمارہ جنوری صفحہ ۲۱ تا ۲۶

(تاریخ احمدیت) قسط دوم شمارہ مارچ صفحہ ۲۹ تا ۳۴

(تبرکات) ہزار مہینوں کی ایک رات - از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ...... منقول از الفضل ۹ اپریل ۱۹۴۸ء - شمارہ دسمبر صفحہ ۲۰ تا ۲۴

ج - ح - خ

حدیث کے نکات - نوادرات حدیث / مکرم مرزا انس احمد صاحب شمارہ جنوری صفحہ ۸-۹

نوادرات حدیث / مکرم مرزا انس احمد صاحب شمارہ فروری صفحہ ۷-۸-۴۰

" " " مارچ ۸ تا ۱۰

" " " اپریل ۹-۱۰

" " " مئی ۹-۱۰

" " " جون ۹ تا ۱۱

" " " جولائی ۲۱ تا ۲۳

جلد ۵ صفحہ ۲۴-۲۳ جولائی صفحہ ۶

روئے دلبراز طلبگاراں نمی دارد حجاب برکات الدعا روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۸۳ شمارہ جنوری صفحہ ۷

طالب راہ خدارا مژدہ باد سراج منیر روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۱۰۱ شمارہ جون صفحہ ۸

گرنہ او خواندے مراا ز فضل وجود " " "صفحہ ۱۰۱-۱۰۰ شمارہ مئی صفحہ ۸

کشادہ اند در فضل گر کنوں نائی تریاق القلوب-روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۲ شمارہ اکتوبر صفحہ ۶

مصحف رہ بردم خوبی ہائے بے پایان تو آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۶ شمارہ اگست صفحہ ۷

منہ دل در تنعمہائے دنیا گر خدا خواہی " " "صفحہ ۶۶-۵۵ شمارہ فروری صفحہ ۶

ہزار شکر کہ من روئے یار خود دیدم " " صفحہ ۱۳۰ شمارہ نومبر صفحہ ۷

منظومات ۳-(اردو- شعرائے کرام)

مکرم روشن دین تنویر صاحب

"در ہم وبر ہم کبھی ہوتا ہے جب نظم جہان" شمارہ مارچ صفحہ ۲۲-۲۳

مکرم سلیم شاہ جہان پوری

"ہیں مجھ پہ میرے خدا کی عنایتیں کیسی" شمارہ اپریل صفحہ ۲۰

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب

"رک سکانہ کاروان حق کسی تدبیر سے" شمارہ اکتوبر صفحہ ۲۱-۲۲

"رواں دواں ہے کارواں - خدا ہمارے ساتھ ہے" شمارہ مئی صفحہ ۲۴-۲۳

حضرت مصلح موعود کی تحریک جدید شمارہ فروری صفحہ ۲۶

"ہو رونق محفل یا ہو عالم تنہائی" شمارہ جون صفحہ ۲۵

مولانا ظفر محمد ظفر

"رود چناب رحمت پروردگار دیکھ" - شمارہ اپریل ٹائٹل صفحہ ۳

عبدالسلام اسلام صاحب

"ہو مبارک سال نو نوع بشر کے واسطے"

اسیر راہ مولیٰ سے - شمارہ دسمبر صفحہ ۲۵-۲۶ شمارہ جنوری صفحہ ۲۰-۱۹

عبدالکریم قدسی صاحب

صاحبزادہ مرزا غلام قادر کی یاد میں

"یونہی تو لوگ گاتے نہیں ہیں کسی کے گن" - شمارہ جون - اندرون آخری ٹائٹل

مصلح الدین راجیکی صاحب

"پختہ تر ہے درد پنہاں سے بنائے زندگی" - شمارہ مئی - ٹائٹل صفحہ ۳

مقام شفیع الوریٰ اللہ اللہ - شمارہ اگست " "

منظور احمد سالک صاحب

"دل آشنائے درد بھی دے چشم تر بھی دے" - شمارہ اگست صفحہ ۲۳۶

بقیہ از صفحہ ۴۳ :-

- جب مقررہ فاصلہ ختم کرنے والے ہوں تو اپنی رفتار کم کر لیں اور آہستہ آہستہ چلتے رہیں
- ورزش عمر، صحت اور موسم کے مدنظر ہونی چاہیئے۔
- اگر ورزش کے دوران سانس چڑھ جائے تو ورزش کو آہستہ کر لیں۔ اگر اتنا سانس چڑھ جائے کہ آپ بات بھی نہ کر سکتے ہوں یا اعضا میں درد ہونے لگے تو ورزش ختم کر دیں۔
- ورزش باقاعدگی سے کریں۔ ناغہ نہ ہونے دیں
- ورزش کے کچھ دیر بعد غسل موسم کے مطابق گرم یا سرد پانی سے کریں تاکہ پسینہ وغیرہ سے نجات حاصل ہو۔

مرسلہ: ڈاکٹر محمد سلیم ایم بی بی ایس (منتظم ایثار دار الحمد فیصل آباد)

نتیجہ امتحان سہ ماہی سوم ۱۹۹۹ء شعبہ تعلیم

امتحان سہ ماہی سوم ۱۹۹۹ء میں پاکستان کی ۶۷۲ مجالس کے ۳۲۴۸ انصار نے شرکت کی۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار درج ذیل ہیں۔ اول : مکرم محمد سعید انصاری صاحب کوارٹرز تحریک جدید ربوہ۔ دوم : مکرم سمیع اللہ زاہد صاحب کوارٹرز تحریک جدید ربوہ -سوم :مکرم سید محمد یحییٰ صاحب دارالحمد فیصل آباد

خصوصی گریڈ اے حاصل کرنے والے انصار کے اسماء درج ذیل ہیں۔

ربوہ : دارالبرکات : مکرم محمد علی صاحب۔مکرم عبدالقدوس ثانی صاحب۔مکرم پروفیسر مبارک احمد طاہر صاحب۔کوارٹرز تحریک جدید : مکرم اللہ بخش صاحب۔مکرم ملک جمیل الرحمٰن رفیق صاحب۔مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب۔مکرم منیر الدین احمد صاحب۔ دارالعلوم غربی حلقہ ثناء : مکرم محمد ابراہیم شاد صاحب۔مکرم عزیز الرحمٰن خالد صاحب۔مکرم احمد علی صاحب۔مکرم ڈاکٹر فیض اللہ خاں صاحب۔ فیکٹری ایریا : مکرم ادریس احمد صاحب۔ناصر آباد : مکرم عبدالسلام ظافر صاحب۔دارالنصر شرقی : مکرم مبارک احمد خاں صاحب۔دارالرحمت شرقی : ڈاکٹر محمد شفیع چوہدری صاحب۔مکرم عبدالباسط خاں صاحب۔مکرم عبدالرشید منگلا صاحب۔دارالرحمت وسطی : مکرم محمد ارشد قریشی صاحب۔دارالصدر شرقی : مکرم ملک تنویر احمد خاں صاحب۔مکرم محمد عبداللہ قریشی ہاشمی صاحب۔

لاہور : مکرم شمیم احمد صدیقی صاحب بیت الاحد۔مکرم محمد رمضان صاحب سلطانپورہ۔مکرم میاں عبدالمنعم صاحب مغلپورہ۔مکرم حبیب اللہ قریشی صاحب بیت الاحد۔مکرم میاں عبدالمالک صاحب گلشن راوی۔مکرم سید محمد شاہ صاحب ٹاؤن شپ۔مکرم مبارک احمد صاحب سلطانپورہ۔ فیصل آباد : مکرم چوہدری احمد دین صاحب۔مکرم انعام اللہ ہاشمی صاحب۔مکرم حمید احمد صاحب۔مکرم محمد اشرف صاحب۔ اسلام آباد : مکرم ایم اے لطیف شاہد صاحب اسلام آباد جنوبی۔مکرم گلزار احمد چغتائی صاحب اسلام آباد شرقی۔مکرم عبدالمنان فیاض صاحب۔ ضلع چکوال : مکرم رشید احمد ارشد صاحب دھرکنہ۔ کراچی : مکرم منصور احمد لکھنوی صاحب گلشن احمد۔مکرم نعیم احمد خاں صاحب۔کلفٹن۔ حافظ آباد : مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد جاوید صاحب ضلع اوکاڑہ : مکرم میاں عبدالغفور صاحب گوگیرہ۔ ضلع سیالکوٹ : مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب۔چونڈہ : مکرم رانا محمد رفیق صاحب ڈنڈ پور کھرولیاں۔ ضلع بہاولنگر : مکرم شیخ کریم الدین صاحب۔ ضلع بہاولپور : مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب۔ ضلع وہاڑی : مکرم شمس الدین سیال صاحب بورے والا۔ کوئٹہ : مکرم چوہدری محمد ابراہیم خاں صاحب سمنگلی۔

اللہ تعالیٰ یہ کامیابی بہت مبارک کرے اور علم و معرفت میں مزید ترقیات عطا فرمائے۔

(عبدالخالق خالد قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)


کارکنان مجلس انصاراللہ پاکستان ۱۹۹۹ء

Monthly **Ansarullah** Rabwah

Regd. No . CPL - 92 | EDITOR : NASRULLAH KHAN NASIR | January, 2000



محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے زیر صدارت محترم حکیم دین محمد صاحب تقریر فرما رہے ہیں۔



۱۰۸ جلسہ سالانہ قادیان دارالامان کے سامعین حضرات